REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۳۷

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپے، ششماہی ۱۸ روپے، ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے، فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۹ ذوالحجہ ۱۴۰۴ ھ — ۱۳ تبوک ۱۳۶۳ ہش — ۱۳ ستمبر ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ تبوک (ستمبر) - سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لنڈن سے بذریعہ ٹیلیکس موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیروعافیت ہیں - الحمد للہ — حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور دشمن بدخواہ کے ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے محترم امیر صاحب مقامی کی خصوصی ہدایت پر قادیان کے تمام احباب، مستورات اور خدام و اطفال کی طرف سے مورخہ ۶ کو بکرے صدقہ کئے گئے - اللہ تعالیٰ قبول فرمائے - ... سے جان و دل سے عزیز پیارے آقا کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے - آمین - ہندوستان کی دیگر جماعتیں بھی انفرادی اور اجتماعی صدقات کا خصوصی اہتمام کریں - اور بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور حضور کو صحت و عافیت والی برکتوں سے معمور لمبی عمر عطا فرمائے - آمین -

● — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیروعافیت ہیں - الحمد للہ ❁

قادیان میں عیدالاضحیہ کی پُرمسرّت اور بابرکت تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے نمازِ عید کے بعد بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

قادیان ۔ ر تبوک (ستمبر) - آج یہاں عیدالاضحیہ کی پُرمسرت اور بابرکت تقریب مومنانہ شان کے ساتھ انتہائی پُروقار ماحول میں منائی گئی، جس میں تمام مقامی احمدی احباب، مستورات اور بچوں کے علاوہ مضافات سے سینکڑوں کی تعداد میں آئے ہوئے مسلمان بھائی بھی پورے ملی جذبہ کے ساتھ شریک ہوئے - اس موقعہ پر بہت سے غیر مسلم دوستوں نے بھی محلہ احمدیہ میں آکر احبابِ جماعت کو عید کی پُرخلوص مبارکباد پیش کی -

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ٹھیک نو بجے صبح مردوں نے مسجد اقصیٰ میں اور مستورات نے لاؤڈ اسپیکر کی مدد سے مسجد مبارک و دالان حضرت اُمّ المومنینؓ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی کی اقتداء میں عیدالاضحیہ کا دوگانہ ادا کیا - بعدہٗ محترم صاحبزادہ موصوف نے عیدالاضحیہ کی قربانیوں کے عظیم اور گہرے فلسفہ پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی اور سامعین کو اس جہت سے اپنا اپنا محاسبہ کرنے کی تلقین فرمائی کہ آیا وہ عید قربان کے تقاضوں کو پورا کر رہے ہیں یا نہیں ؟!

اسی تسلسل میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے عید سعید کی مبارکباد اور انتہائی بیش قیمت نصائح پر مشتمل سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے موصولہ برقی پیغام کا ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا جس کا مکمل ترجمہ قارئین کی خدمت میں علیحدہ پیش کیا جا رہا ہے -

(باقی صفحہ پر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے محترم امیر صاحب مقامی کو موصولہ

تہنیتِ عید پر مشتمل برقی پیغام

میری طرف سے تمام دوستوں کو محبت بھرا اسلام اور عید مبارک کا پیغام پہنچا دیا جائے - عیدالاضحیٰ اس امر کی نشاندہی کرتی ہے اور ہمارے یقین کو پختگی بخشتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی گئی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی - جماعتِ احمدیہ کے لئے اس عید میں ایک خوشخبری اور تازہ یقین دہانی کا پیغام ہے - اور آج احمدیوں سے بڑھ کر قربانی کے مفہوم اور اس کی اہمیت کو کوئی اور بہتر طور پر نہیں سمجھ سکتا - قربانیوں کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی حقیقی عید آپ کو حاصل ہوگی -

پس خدا کی نصرت پر یقین رکھیں - اور (موجودہ امتحان میں) استقامت اختیار کریں - اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی برکات سے نوازے - (آمین)

خلیفۃ المسیح

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا —!! احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں —!!

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں -

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ہارڈویئر مارٹ - صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان -

دہلی میں احمدیہ مرکزی وفد کی وزیرِ اعظم ہند اور مختلف ممالک کے سفراء سے ملاقات

پاکستانی احمدیوں پر ہو رہے مظالم اور انسانی حقوق سے محرومی کے بارہ میں گہری تشویش کا اظہار

رپورٹ مُرسلہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر اُمورِ عامّہ قادیان

پاکستان میں صدرِ حکومت جنرل ضیاء الحق صاحب کے جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں غیر منصفانہ اور ظالمانہ آرڈی نینس اور اس کے نتیجہ میں پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم اور اُن کی انسانی حقوق سے محرومی کے بارہ میں مختلف حکومتوں کے ذمہ دار ارکان وسُفراء سے ملاقات کر کے ان کو موجودہ صورتِ حال سے واقف کروانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ایک مرکزی وفد کو بھجوانے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ اِس غرض کے لئے مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعلیم اور خاکسار مورخہ ۲۹؍اگست کو قادیان سے روانہ ہو کر ۳۰؍اگست کی صُبح کو دہلی پہنچے۔

سب سے پہلے یہ مرکزی وفد مورخہ ۳۰؍اگست کی صُبح کو محترمہ مسز اندرا گاندھی وزیرِ اعظم ہند و صدر غیر جانبدار ممالک سے مِلا اور ان کی خدمت میں جماعت کی طرف سے میمورینڈم پیش کیا۔ جس میں اُن سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنا اثر و رسُوخ استعمال کر کے صدرِ پاکستان کے اِس ظالمانہ آرڈی نینس کو (جس کے نتیجہ میں جماعتِ احمدیہ کی مذہبی آزادی سلب کر کے اُن کو مظالم کا تختۂ مشق بنایا گیا۔ اور انہیں حقوقِ انسانی کے منشور میں دیئے گئے حقوق و تحفظات سے محروم کر دیا گیا ہے) منسوخ کروائیں۔

محترمہ مسز اندرا گاندھی نے اِس ظالمانہ اقدام پر جماعت سے ہمدردی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ہماری پارلیمنٹ میں بھی یہ سوال اُٹھا تھا۔ آپ حضرات حقوقِ انسانی کے کمیشن سے بھی رابطہ پیدا کریں۔ احمدیہ وفد نے محترمہ پرائم منسٹر صاحبہ کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر بھی پیش کیا جِس کو اُنہوں نے خوشی اور شُکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

اُسی روز احمدیہ وفد گھانا (مغربی افریقہ کا ایک مُلک جس میں ماشاء اللہ احمدی لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں اور وہاں جماعت کے تعلیمی اور طبّی ادارے تعمیری کام کر رہے ہیں) کے محترم سفیر سے بھی مِلا۔ اُن کی خدمت میں بھی ایک میمورینڈم پیش کیا گیا۔ محترم سفیر صاحب ذاتی طور پر گھانا کے احمدیوں اور ان کی تبلیغی و تربیتی اور تعلیمی مساعی سے واقف ہیں۔ اور اُن کے قریبی دوست بھی احمدی ہیں۔ انہوں نے بھی پاکستان کے صدر صاحب کے اِس غیر معقول آرڈی نینس پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ ہمارے مُلک میں تو احمدیوں کو نہ صرف مُسلمان ہی بلکہ اچھے مُسلمان سمجھا جاتا ہے۔ اور اُن کو تبلیغ و تربیت کی آزادی ہے۔ بہرحال مَیں آپ حضرات کے جذبات اپنی حکومت تک پہنچا دوں گا۔ اُن کی خدمت میں بھی جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا جو انہوں نے شُکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

دُوسرے روز مورخہ ۳۱؍اگست کو اِس مرکزی وفد نے برٹش ہائی کمیشن میں محترم ہائی کمشنر صاحب کے رخصت پر ہونے کی وجہ سے اُن کے فرسٹ سیکرٹری سے ملاقات کی۔ اور اُن کی خدمت میں بھی جماعت کا لٹریچر پیش کر کے پاکستانی آرڈی نینس کے بارہ میں میمورینڈم پیش کیا۔ فرسٹ سیکرٹری صاحب نے بڑی توجہ سے ہماری باتوں کو سُنا۔ چونکہ انگلستان میں ہزاروں کی تعداد میں احمدی موجود ہیں، سیکرٹری صاحب موصوف جماعت کی تبلیغی و تربیتی مساعی سے خوب واقف ہیں۔ اُنہوں نے ایسے آرڈی نینس کو ناپسند کیا۔ اور کہا کہ مذہب انسان کا ذاتی معاملہ ہے۔ اور حقوقِ انسانی کا منشور ہر شخص کو مذہب، عبادت اور تبلیغ کی آزادی دیتا ہے۔ اِس لئے اِس علم و روشنی کے زمانہ میں ایسی پابندیاں غیر معقول ہیں۔ آپ نے وفد کو یقین دلایا کہ وہ ہمارے جذبات کو اپنی حکومت تک پہنچا دیں گے۔

احبابِ کرام دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس مرکزی وفد کی مساعی کو قبولیت فرمائے اور نیک نتائج ظاہر ہوں۔ اور پاکستان کے احمدی بھائی جس ابتلاء و آزمائش میں سے گزر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کو استقامت و استقلال سے کامیاب و بامُراد فرمائے۔ اور اُن کو مذہبی دینی اور تبلیغی آزادی نصیب ہو۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِین!

"ہم زندہ تھے، ہم زندہ ہیں، ہم زندہ رہیں گے"[1]

اللہ کی آواز اُٹھائیں گے اُٹھیں گے   ہم خون کا ہر قطرہ اِسی راہ میں دیں گے
دَم اپنے محمدؐ کی غلامی کا بھریں گے   اور لوحِ جہاں پر بھی یہی کلمہ لکھیں گے
اُٹھیں گے یہی کہتے، یہی کہتے چلیں گے
"ہم زندہ تھے، ہم زندہ ہیں، ہم زندہ رہیں گے"

سینے پہ وہی پرچمِ اسلام اُٹھائے   ہیں نعرۂ تکبیر زبانوں پہ سجائے
تسبیح اور تحمید کے ہی گیت ہیں گائے   ہر آن یہاں پھول دُرودوں کے کِھلائے
کھلتے تھے ہم، کھلتے ہیں ہم، ہر وقت کِھلیں گے
"ہم زندہ تھے، ہم زندہ ہیں، ہم زندہ رہیں گے"

نمرود جو پھر دعویٔ خُدائی کا کرے تو؟   ہامان چلو پھر سے وہی چال چلے تو؟
فرعون اگر تاک میں موسیٰؑ کے رہے تو؟   انعام کٹے سر کا ابوجہل رکھے تو؟
مِٹ جائیں گے دُشمن سبھی ہم پھولیں پھلیں گے
"ہم زندہ تھے، ہم زندہ ہیں، ہم زندہ رہیں گے"

تلوار کہیں اور زبانوں پہ چلی ہے؟   پابندی دُعاؤں پہ اذانوں پہ لگی ہے؟
مقتول نمازی ہوئے مسجد بھی جلی ہے؟   اِسلامی حکومت کی نگہبانی یہی ہے؟
انگشت بدنداں ہیں فرشتے یہ لکھیں گے
"ہم زندہ تھے، ہم زندہ ہیں، ہم زندہ رہیں گے"

ہیں اِسْمُہٗ اَحْمَد کی حقیقت کو بھی سمجھا   یُدْعیٰ اِلَی الْاِسْلَام کا نظارہ بھی دیکھا
سب فرقے ملے ایک کو اُمّت سے نکالا   چمکا ہے اور چمکے گا ابھی نُورِ خُدا کا
"ناجی" وہ پکاریں گے ہمیں، ہم یہ کہیں گے
"ہم زندہ تھے، ہم زندہ ہیں، ہم زندہ رہیں گے"

انجام تو آتھم کا انہیں یاد نہیں ہے؟   ڈُوئی کا انہیں نام بھی پوچھو تو کہیں ہے؟
دوزخ میں گئے سارے وہ لیکھو بھی وہیں ہے   اِک اور پھر اِک اور ملے اُن سے یہیں ہے
دُشمن کے مٹانے سے مِٹے ہیں نہ مٹیں گے
"ہم زندہ تھے، ہم زندہ ہیں، ہم زندہ رہیں گے"

اِسلام کی وادی میں ہم شاداب رہیں گے   ایماں کی حرارت سے یہاں پھول کِھلیں گے
ہر سمت اذانوں کی نئی گُونج سُنیں گے   ہم جام بس احمدؑ کی غلامی کا پئیں گے
طاہر سے گلے مِل کے ہم ناظرؔ یہ کہیں گے
"ہم زندہ تھے، ہم زندہ ہیں، ہم زندہ رہیں گے"

غُلام نبی ناظرؔ - یاری پورہ - (کشمیر)
(۱۴-۱۵؍مئی ۱۹۸۴ء)

[1] یہ مصرعہ فراقؔ گورکھپوری کی ایک نظم سے مُستعار لیا گیا ہے۔

قادیان میں عیدالاضحیہ کی تقریب — بقیہ صفحہ اوّل

ازاں بعد محترم موصوف نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بصیرت افروز خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ ۴؍مارچ ۱۹۳۶ء پڑھ کر سُنایا جو اپنی ذات میں انتہائی رُوح پرور اور ولولہ انگیز تھا۔ اجتماعی دُعا کے بعد تمام احباب نے ایک دُوسرے سے معانقہ کر کے عیدِ سعید کی پُرخلوص مبارکباد دی۔

نمازِ عید سے فارغ ہو کر بہت سے احباب نے اپنے اپنے گھروں میں جا کر قُربانیاں ذبح کیں۔ جبکہ بیرونی جماعتوں سے قادیان میں رقوم بھجوانے والے احباب کی طرف سے اجتماعی قربانیوں کا انتظام لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام کیا گیا۔

حسبِ سابق اِس مرتبہ بھی نمازِ عید کے بعد مضافات سے آئے ہوئے مسلمان بھائیوں کی احاطہ لنگرخانہ میں پُرتکلف کھانے سے ضیافت کی گئی۔

اللہ تعالیٰ تمام افرادِ جماعت کو عید کی حقیقی خوشیاں دیکھنی نصیب کرے اور وہ دِن جلد لائے جب ہم سب مِل کر غلبۂ اسلام کی دائمی اور حقیقی عید کا نظارہ کریں۔

آمین اللّٰھم آمین۔

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ ظہور ۱۳۶۳ ہش مطابق ۱۰ اگست ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے قلم بند کرکے ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ———— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ آلِ عمران کی درج ذیل آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں:-

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

(آیت ۱۴۷ تا ۱۴۹)

پھر فرمایا:-

سورۃ آلِ عمران کی یہ تین آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں ان

اللہ والوں کا ذکر

ہے جو انبیاءؑ کے ساتھ مل کر خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ اور اُن کی صفات یہ بیان فرمائی گئی ہیں فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اللہ کی راہ میں جو دُکھ بھی اُن کو پہنچتا ہے خواہ وہ کسی قسم کا ہو کتنا ہی شدید کیوں نہ ہو مَا وَهَنُوْا اس کے نتیجے میں وہ کمزور نہیں پڑ جاتے۔ اور بوسیدہ نہیں ہو جاتے۔ وَهَنَ کا مطلب ہے غم کی شدت یا عمر کی زیادتی سے کمزوری پیدا ہو جانا۔ یا فی ذاتہٖ اتنا کمزور ہونا کہ دفاع کی طاقت اس میں نہ رہے۔

چنانچہ حضرت زکریاؑ کی دعا میں یہی لفظ ملتا ہے ان معنوں میں۔ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا (سورۃ مریم: ۵) کہ اے اللہ! میری تو روتے روتے ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور عمر کے نتیجے میں بھی طاقت نہیں رہی۔ مجھ میں مزید صبر اور مزید برداشت کی۔ اور اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ (سورۃ العنکبوت: ۴۲) میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے معنوں میں وَهَنَ کو استعمال فرمایا۔ کہ جس طرح مکڑی کا جالا فی ذاتہٖ کمزور ہوتا ہے۔ تازہ بنا ہوا ہو تب بھی کمزور ہوتا ہے۔ بوسیدہ ہو جائے تب بھی کمزور ہوتا ہے۔ اور اس میں کوئی دفاع کی طاقت نہیں ہوتی۔

تو فرمایا جو رِبِّيُّوْن ہیں اللہ والے جو میرے انبیاء کے ساتھ مل کر جہاد کرتے ہیں مَا وَهَنُوْا

کسی قسم کی کمزوری بھی اُن میں نہیں ہوتی

نہ سرشت کے اعتبار سے وہ کمزور ہوتے ہیں، نہ مسلسل جدّوجہد کے نتیجے میں وہ کمزور پڑتے ہیں۔ بلکہ مسلسل دفاع میں خدا کی خاطر اپنے اندر ایک مضبوطی کی حالت پاتے ہیں۔ لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو خدا کے رستے میں اُن کو دُکھ پہنچتا ہے اور جو بھی عمل کریں، کمزور ان کو نہیں کرتا۔ وَمَا ضَعُفُوْا اور وہ ضعیف نہیں ہو جاتے۔ وَهَنُوْا کے بعد ضَعُفُوْا میں ایک اور معنی بھی پیدا کر دیا گیا کہ بعض دفعہ اللہ کی راہ میں جہاد لمبا ہو جاتا ہے۔ اور ضَعُفُوْا میں جو بڑھاپے کے معنے ہیں ایسے آثار پیدا ہو جاتے ہیں کہ گویا اُن کی عمریں گزر جائیں خدا کی راہ میں جہاد کرتے کرتے۔ اور بچپن جوانی میں اور جوانی بڑھاپے میں ڈھل جائے۔ لیکن اِس قوم پر بڑھاپے کے آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ خواہ کتنا لمبا خدا کی راہ میں جہاد کرنا پڑے۔ مَا ضَعُفُوْا وہ کمزور نہیں پڑتے۔ اور اُن میں کسی طرح بھی بڑھاپے کے آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ وَمَا اسْتَكَانُوْا اور وہ دشمن کے سامنے کبھی عاجزی نہیں دکھاتے۔ دشمن کے سامنے جھکتے نہیں ہیں۔ اور صرف خدا کے سامنے جھکتے ہیں۔ اِسْتَكَانُوْا لِلّٰهِ میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن مومنوں کو یہ نہیں کہ جھکنا نہیں آتا۔ جھکنا آتا تو ہے۔ لیکن صرف خدا کے سامنے جھکنا آتا ہے۔ جہاں تک دشمن کا تعلق ہے، دنیا والوں کا تعلق ہے مَا اسْتَكَانُوْا وہ جھکنا جانتے ہی نہیں۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ تو

صبر کی یہ تعریف ہے

جو قرآن کریم نے اِس موقع پر بیان فرمائی، نہ سرشت میں کمزوری ہو، نہ پے در پے حملوں کے نتیجہ میں کوئی کمزوری واقع ہو، نہ ابتلاء کے لمبا ہو جانے کے نتیجے میں کوئی کمزوری آئے اور نہ دشمن کی ہیبت کے نتیجہ میں کسی قسم کا جھکاؤ پیدا ہو۔ کسی قسم کا تذلل پیدا ہو۔ ان سب مصیبتوں میں سے گزرنے کے بعد، ان سب امتحانوں میں ثابت قدم رہتے ہوئے بھی وہ یہ جانتے ہیں کہ ہمارا مولیٰ ہمارا نصیر، ہمارا مددگار، ہمارا سہارا دینے والا خدا کے سوا کوئی نہیں۔ اور محض اپنی طاقت سے ہم کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اِس لئے وہ

مسلسل دعائیں کرتے چلے جاتے ہیں

اور دعاؤں کے ذریعہ وہ طاقت حاصل کرتے ہیں۔ فرمایا وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وہ ساتھ ساتھ یہ کہتے چلے جاتے ہیں کہ اے اللہ! ہم تو بہت گناہ گار ہیں۔ تو نے کیوں ہمیں چن لیا اِس مقصد کے لئے ہم نہیں جانتے۔ ہمیں تو یہ علم ہے کہ گناہوں سے ہمارا بدن چور ہے۔ زخمی ہے۔ فَاغْفِرْ لَنَا ہمارے گناہوں کو ڈھانپ لے۔ ہمیں بخش دے۔ وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہم نے بہت سی زیادتیاں کی ہیں۔ ایسی زیادتیاں جو ہمارے مفاد کے خلاف جا سکتی ہیں۔ ایسے گناہوں میں ملوث ہو چکے ہیں جن کے نتیجہ میں ہم پر قومی لحاظ سے بد اثر بھی پڑ سکتا ہے۔ تو اے خدا! تو ہمارا اسراف بھی معاف فرما دے آج۔ کیونکہ

آج وہ دن نہیں ہیں

کہ تو ہمیں ناراضگی کی آنکھ سے دیکھے۔ آج تو ہم تیری راہ میں جہاد میں مصروف ہیں۔ کیسے ہم سے برداشت ہو گا کہ دشمن بھی غضب کی آنکھ سے دیکھ رہا ہو اور آج تو بھی غضب کی آنکھ سے ہمیں دیکھنے لگے۔ اِس لئے ہماری پشت محفوظ ہو جانی چاہیئے آج۔ ہمیں یہ فکر نہیں ہونی چاہیئے کہ ہمارے گناہوں کے نتیجے میں تو بھی ہمیں ناراضگی کی آنکھ سے آج دیکھ رہا ہے۔ وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا آج تو دن وہ ہیں کہ ہمارے پاؤں کو ثبات بخش، ہمارے قدموں کو قوّت عطا فرما۔ وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اور کافروں پر جو انکار کرنے والے ہیں اُن پر ہمیں فتح نصیب فرما۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِن حالات میں جب یہ دعا کی جاتی ہے تو خدا اُسے ضرور

"تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اُس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں!" (کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۲۳ راجندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۷ } فون: 27-0441 گرام: "GLOBEXPORT"

قبول فرماتا ہے۔ جب انسان اپنے

تن من دھن کی بازی

لگا رہا ہو خدا کی راہ میں اور ہمت نہ ہارے، کسی کے مقابل پر جھکنا نہ جانے، خدا کے سوا کسی کے لئے جھکے نہیں، اور ساتھ یہ دعائیں کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ناممکن ہے کہ ایسی دعا کو میں قبول نہ کروں۔ میں اسے بتاتا ہوں فَاٰتٰھُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْیَا یہاں یہ نہیں فرمایا کہ یُعْطِیْھِمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْیَا کہ اللہ ان کو دنیا کا ثواب بھی دے گا۔ بلکہ اچانک ماضی میں بدل دیا سب قصے کو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دے دیا ثَوَابَ الدُّنْیَا۔ ان کے منہ سے نکلی ہوئی یہ دعا اتنی یقینی طور پر قبول ہوئی گویا کہ ایک ماضی کا واقعہ تھا۔ خدا نے دے دیا ان کو وَثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ۔ ثَوَابَ الدُّنْیَا کے متعلق تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ ماضی کا قصہ چل رہا ہے اس لئے ماضی میں ذکر ہوتا تھا۔ مگر ثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ تو بعد کی بات ہے۔ وہ تو مرنے کے بعد ہوتا ہے۔ اس کے لئے بھی لفظ ماضی استعمال فرمایا یقینی بنانے کے لئے۔ اس بات کو سو فیصدی یقینی کرنے کے لئے ماضیت کا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی دوسری جگہ بھی یہی ادا ہے، یہی اسلوب ہے کہ

جب بات میں قوت پیدا کرنی ہو

اور یقینی بنانا ہو تو مستقبل کے واقعات کو بھی ماضی کے صیغے سے بیان کیا جاتا ہے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے بہت محبت کرتا ہے۔ یہاں دو جزائیں بیان نہیں ہوئیں بلکہ تین ہوئی ہیں۔ ثَوَابَ الدُّنْیَا پہلی جزاء کہ اس دنیا میں بھی وہ ذلیل نہیں ہوں گے۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ اس دنیا میں بھی ان ہی کو فتح نصیب ہوگی وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَۃِ دنیا تو عارضی چیز ہے۔ آخرت کا ثواب اس سے بہت زیادہ حسین ہے جو آخرت میں جزاء ملنے والی ہے اس کے ساتھ اس دنیا کی جزاء کا کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ لیکن سب سے بڑی جزاء یہ ہے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ کہ اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ تم اللہ کے پیاروں میں شمار ہو جاؤ گے۔

یہ جو کیفیات ہیں

یہ دنیا والوں کے لئے تو تاریخی واقعات ہیں۔ اگر عام مسلمان جو احمدی نہیں ہے وہ ان باتوں پر غور کرتا ہے تو اس کی نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ اور آپؐ کے زمانے کے لوگوں کی طرف۔ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو نہیں مانتا وہ اگر اس مضمون پر غور کرے گا، عیسائی ہوگا تو وہ حضرت عیسیٰؑ کے زمانے کی طرف چلا جائے گا اگر یہودی ہوگا تو حضرت موسیٰؑ کے زمانے کی طرف اس کا ذہن چلا جائے گا، اگر کسی اور مذہب کا ہے اور ابراہیمی ہے تو ابراہیمؑ کے زمانے کی طرف اس کی نظر لوٹ جائے گی۔ گویا یہ سارے کے سارے ذہن یقینی واقعات کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ سارے ماضی میں بسنے والے لوگ ہیں۔ حال میں ان کو ایسے کوئی واقعات دکھائی نہیں دیتے۔ یہ

جماعتِ احمدیہ کی خوش نصیبی ہے

کہ ہمارا ماضی ہمارا حال بن گیا ہے اور وہ خوشخبریاں جو پہلوں کو عطا ہوئی تھیں وہ ہمارا مستقبل بن گئی ہیں۔ اب ہم قصۂ پارینہ میں بسنے والے لوگ نہیں ہیں بلکہ وہ زندہ قوم ہیں جن کے اوپر یہ ساری واردات گزر رہی ہیں۔ ہم شاہد ہیں اس بات کے۔ اور اس بات کے بھی شاہد ہیں کہ اللہ اپنے فضل لے کر آیا کرتا تھا۔ آج بھی آرہا ہے اور کل بھی پہلے سے بہت بڑھ کر حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَۃِ ہمیں عطا فرمائے گا۔ اس انتہائی خوفناک مخالفت اور دردناک مظالم کے نتیجے میں جماعت کا ردِ عمل بالکل وہی ہے جو ان قرآن کریم کی آیات میں بیان فرمایا گیا۔ قربانی کی روح پہلے سے کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ جتنا دشمن ڈرانے کی کوشش کر رہا ہے، دبانے کی کوشش کر رہا ہے، اتنی قوت کے ساتھ جماعت کا دفاع کا جذبہ ابھرتا چلا جارہا ہے۔

حوصلے بڑھ رہے ہیں

ہمت میں ایک مزید قوت عطا ہو رہی ہے۔ دن بدن جماعت کی کیفیت بدلتی چلی جارہی ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ ان آیات کی مصداق آج دنیا میں جماعتِ احمدیہ کے سوا اور کوئی جماعت نہیں ــــ!!

چنانچہ جب خطرات ہوں اور کئی قسم کے ایسے وحشتناک واقعات ہو رہے ہوں کہ جس سے انسان کو یہ محسوس ہو کہ کچھ نہ کچھ پس انداز کر کے بچانا چاہیئے، پتہ نہیں کیا حالات ہوتے ہیں۔ کس طرح ہمیں گھروں سے نکالا جائے۔ کس طرح ہم لوٹے جائیں۔ تو ایسے وقت میں دنیا کی قوموں میں یہ ردِ عمل ہوتا ہے کہ جو کچھ ہے وہ سمیٹتے ہیں اور بچا لیتے ہیں۔ لیکن اللہ کی قوم کا ردِ عمل یہ ہے کہ جو کچھ گھر میں تھا وہ سمیٹ سمیٹ کر، جھاڑو دے دے کر خدا کے حضور پیش کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہ ردِ عمل خدا والوں کی علامت ہے۔ ان لوگوں کو رِبِّیُّوْن کہا جاتا ہے قرآنی اصطلاح میں کہ اللہ والے لوگ، ربّ والے لوگ۔ چنانچہ یہ جو مختلف وقتوں میں جماعت کی طرف سے قربانی کی اطلاعیں آرہی ہیں اور مختلف ممالک سے، یہ اس کثرت کے ساتھ ہیں کہ ناممکن ہے انہیں ایک دو خطبات میں بیان کیا جاسکے۔ بلکہ ہزارہا صفحات کی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔

میں نے بعض قربانیوں کا ذکر گزشتہ ایک خطبے میں کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد بعض غرباء کی بعض بچوں کی، بعض کمزور لوگوں کی ایسی عظیم الشان قربانیوں کی اطلاعیں ملی ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بھی اس ذکر میں شامل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جماعت کے امیر بھی جس طرح قربانی کر رہے ہیں اسی طرح

جماعت کے غریب بھی قربانیاں کر رہے ہیں

اور جماعت کے غرباء کی بعض صورتوں میں قربانیاں اتنی عظیم الشان ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ یہ قربانیاں زیادہ اہمیت رکھتی ہیں خدا کی نظر میں یا امراء کی قربانیاں۔ آج تو یہ کیفیت نظر آتی ہے کہ ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

امیر اور غریب اپنی قربانیوں میں بالکل ایک صف میں کھڑے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ مگر پھر بھی غریب چونکہ اپنے اقتصادی لحاظ سے اس ادنیٰ سطح پر واقع ہوتا ہے کہ جب وہ قربانی دیتا ہے تو اسے بھوک کی شدت بھی برداشت کرنی پڑتی ہے، اسے دوسری تنگیاں بھی اٹھانی پڑتی ہیں۔ اس لئے اس پہلو سے وہ یقیناً

امراء پر فضیلت

لے جاتا ہے۔ اور بعض لوگ کچھ بھی پیش نہیں کر سکتے، سوائے رونے کے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے وہ آنسو ہیں جو خدا کی نظر میں موتیوں سے بڑھ کر قیمتی ہو جاتے ہوں گے۔

چنانچہ ایک صاحب اس سلسلے میں مجھے لکھتے ہیں کہ آپ نے جو نئے مشنز کی تحریک فرمائی اس کی کیسٹ ہم گھر میں سن رہے تھے۔ میری بچیاں بھی ساتھ بیٹھی تھیں۔ جب آپ نے یہ فرمایا کہ فلاں بچی نے یہ زیور دیا اور فلاں بچی نے یہ روپیہ دیا تو

یہ آواز سن کر

اس عاجز کی بچیاں آنکھوں سے آنسو بہا کر پکار اٹھیں کہ کاش ہمارے پاس بھی زیور یا روپیہ ہوتا تو حضور کے قدموں میں رکھ دیتیں۔ اس وقت تو قرضے کا بوجھ اس قدر ہے کہ خط لکھتے وقت اپنی بچیوں کا وہ وقت یاد آگیا اور میری آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہیں۔ تو یہ وہ جماعت ہے جس کا ردِ عمل ان مصیبتوں اور دکھوں کے وقت، اللہ کی راہ میں اور بھی زیادہ قربانیاں دینے کی تمنا کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔

بچوں کے متعلق ایک دوست لکھتے ہیں کہ میرے بچوں نے جو پیسے ان کے پاس تھے کہا کہ ابّی ہم نے یہ رقم دینی ہے۔ میری ایک بچی جن کی کراچی سے روانہ ہوتے وقت آخری دن آپ کی ملاقات ہوئی تھی اور اس میں آپ نے ازراہِ شفقت اس کو قلم دیا تھا، اس نے اپنے جیب خرچ میں سے، اپنے گلے میں (وہ مٹی کا برتن جس میں پیسے جمع کرتے ہیں بچے) جو کچھ بھی جمع کیا ہوا تھا وہ سارا اس نے پیش کر دیا۔ ایک بچہ جو بڑی عمر کا ہے نسبتاً اس نے موٹر سائیکل کے شوق میں پیسے جمع کئے ہوئے تھے اور اب تک اس کے پاس اکیس سو روپے جمع ہو چکے تھے، اس نے مجھے لا کر دیئے کہ ابّا! میں بالکل موٹر سائیکل نہیں لینا چاہتا مجھے کوئی شوق نہیں رہا۔ اس لئے یہ

ساری رقم یوروپین مراکز کے چندے میں

پیش کر دیں۔ اور میری طرف سے درخواست کریں کہ مولیٰ ہماری یہ حقیر قربانی قبول فرمائے۔

ایک بچی لکھتی ہے (یہ ہمارے ایک مبلغ کی بچی ہے) کہ میں نے تین سال کے عرصہ میں جیب خرچ اور عیدی کی ساری جمع شدہ رقم کا کُلّاً مشنری انچارج یعنی اپنے ابّا کے سپرد

کر دیا ہے جو پانچ صد شلنگ بنتے ہیں ۔ اس رقم کو قبول فرمائیں ۔

ایک مُربّیٔ سلسلہ

اطلاع کرتے ہیں اور جتنے بھی خدا کے فضل سے مُربیانِ سلسلہ ہیں اُن سب کا یہی حال ہے ، کوئی ایک کا ذکر کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی دُوسرا قربانی میں پیچھے ہے ۔ صرف نمونۃً جماعت کے سامنے لانے کے لئے بعضوں کو میں نے چنا ہے ۔ کہتے ہیں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد سیدھا مُربّی ہاؤس گیا ۔ فوراً بیوی سے ملا ۔ اور اُس کی طرف دیکھتا رہ گیا ۔ کیونکہ میں اِس اُمید کے ساتھ گیا تھا کہ میرے جانے سے قبل میری بیوی اپنا زیور اُتار چکی ہوگی اور جاتے ہی مجھے کہے گی کہ یہ لو ! اسے حضور کی خدمت میں پیش کر دو ۔ میں نے جب اُس کے بدن پر زیور دیکھا تو میں نے اُس سے کہا کہ میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں ۔ میں تو اِس اُمید سے آیا تھا کہ تم سارا زیور اُتار چکی ہوگی ۔ اس پر اُس نے کلائی میری طرف بڑھائی اور کہنے لگی کہ خود اُتارو اور کہنے لگی خدا کی قسم میں تو یہ زیور اُس وقت سے وقف کر چکی ہُوں جب حضور نے تحریک فرمائی تھی ۔ اور انتظار کر رہی تھی کہ کب ہمیں بھی اجازت ہو اِس تحریک میں شامل ہونے کی ۔ لو اِسے اُتارو ، اب میں اِسے نہیں پہن سکتی ۔ کہنے لگی کچھ زیور میرا فلاں گھر پڑا ہے وہاں سے منگوا لو ۔ ایک ہلکا سا لاکٹ اور کانوں میں بالیاں دیکھیں تو میں نے کہا یہ تم کیوں نہیں اُتار رہیں ۔ تو اُس نے جواب دیا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ کچھ اپنے بچّوں کے لئے بھی رکھو ۔ محض خدا کی ناراضگی کے خوف سے میں یہ نہیں اُتارتی کہ نافرمانی نہ ہو جائے ۔ لیکن جو ہلکا زیور ہے وہ اپنے بچوں کے لئے رکھ لیا ہے ۔ اور جو کچھ بھاری زیور تھا وہ خدا کی راہ میں پیش کر دیا ہے ۔

ایک پُرانے خادم سلسلہ جو اکثر زندگی کا حصّہ کلرک کے طور پر گزارتے رہے اور ابھی بھی کلرک کی اُوپر کی سطح کے آدمی ہیں وہ یہ لکھتے ہیں اس وقت دِل میں اپنے مولیٰ کے ساتھ آپ کی تحریک میں مبلغ تیرہ ہزار روپے جو میری

ساری عُمر کی کوڑی کوڑی پس انداز کی ہوئی رقم

ہے ، دینے کا وعدہ کر لیا ہے ۔ میری یہ پس خوردہ رقم حاضر ہے ۔ جس مرکز کے لئے چاہیں خرچ کریں اور مجھے جمع کروانے کا ارشاد فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ میری یہ حقیر قربانی قبول فرمائے ، آئندہ بھی محض اپنے فضل سے مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے ۔ یہ پس انداز کی ہوئی رقم ، کچھ رقم تو بچیوں کے وظیفوں کی تھی ۔ کچھ تھوڑی تھوڑی اپنی بچت اور کچھ بڑے بچے کی دی ہوئی امداد ، یہ سب اِس لئے اکٹھی کر رہا تھا کہ دو بڑی بچیاں جن کا نکاح جلسہ پر ہُوا تھا اُن کا رخصتانہ کرنا باقی ہے ۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اُن بچیوں کے رخصتانہ کا انتظام تو خود فرما دے گا ۔ لیکن

یہ حیرت انگیز قربانیاں

تو ایسی نہیں ہیں جو خدا والوں کے سوا کوئی اِس دُنیا میں پیش کر سکے ۔ احمدیت تو یوں لگتا ہے ساری دُنیا سے مختلف ایک اَور قوم بن کر اُبھری ہے اِس زمانے میں ۔ اِس دُنیا کے لوگ بھی یہ نہیں نظر آتے ۔ یہ تو اگر خُدا نے ہمیں نہ بتایا ہوتا اتنا پیارا محاورہ رِبِّیُّوْن تو ہم نہیں کہہ سکتے تھے کہ ان کو کیا کہیں ۔ تو اللہ تعالیٰ نے اِس قوم کا نام رِبِّیُّوْن رکھ دیا ہے ۔ ربّ والے لوگ ہیں ۔ یہ دُنیا سے تعلق رکھنے والے لوگ نہیں ہیں ۔

ایک غریب اُستانی لکھتی ہیں ، آپ کی باتیں سُن کر دل بھر آیا ۔ اور آنکھیں نمناک ہو گئیں

قُربانی کے لئے دِل مچل اُٹھا

لیکن میرے پاس کوئی قیمتی چیز نہیں کہ جس کو جماعت کی نذر کر سکوں ۔ کوئی زیور نہیں ، کوئی بینک بیلنس نہیں ۔ ہاں ایک سفید پوشی کا بھرم ہے ۔ تمام اخراجات کے بعد میرے پاس ساٹھ روپے بچتے ہیں ۔ جو کہ میں نے اب فیصلہ کیا ہے کہ ہر ماہ چندہ دیا کروں گی ۔ روزانہ کھانے پینے کے ذاتی اخراجات کو امکانی حد تک ختم کرنے کی کوشش کرونگی

قادیان کی لجنات

کے متعلق مجھے جو رپورٹ ملی ہے اور اِس کا مجھے انتظار تھا کیونکہ جب تحریکِ جدید کی قربانیوں کا آغاز ہُوا تھا تو قادیان کی مستورات کو غیر معمولی قُربانی کے مظاہرہ کی توفیق ملی تھی ۔ اب تو بہت تھوڑی خواتین وہاں رہ گئی ہیں ۔ لیکن جتنی بھی ہیں مجھے انتظار تھا کہ اُن کے متعلق بھی اطلاع ملے کیونکہ ان کا حق ہے کہ وہ قُربانی کے میدان میں آگے رہیں ۔ اور قادیان کا نام جس طرح اس زمانے میں خواتین نے اُونچا کیا تھا آج پھر اُسے اُونچا کریں ۔ سو الحمدللہ کہ وہاں کی رپورٹ بھی موصول ہوئی ہے ۔ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت اطلاع دیتی ہیں کہ میں نے قادیان کی لجنہ اور ناصرات کے وعدے نئے مراکز کے لئے حضور کی خدمت میں ۱۶ر جولائی کو بھیجے تھے ۔ حضور کے خطبات نے ایک تڑپ یہاں کی عورتوں میں پیدا کر دی ۔ اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو کچھ اُن کے پاس تھا انہوں نے پیش کر دیا ہے ۔ لیکن پیاس ہے کہ ابھی نہیں بجھی ۔ اتنی شدید تڑپ ابھی ہے کہ اَور ہو تو خُدا کے کاموں کے لئے اور بھی پیش کر دیں ۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں نے اپنی گُلّیاں جن میں پانچ پانچ ، دس دس پیسے کر کر کے کچھ جمع کیا تھا ، توڑ توڑ کر جو کچھ نکلا اللہ کے حضور پیش کر دیا ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اِس وقت تک قادیان کی عورتوں اور بچیوں کا وعدہ زیور کی قیمت لگا کر اور نقدی مِلا کر ۴۶۹۱۳/- روپے اور ادائیگی ۳۲۸۶۴/- روپے ہو چکی ہے ۔ لیکن قادیان کی لجنہ کی شدید خواہش ہے کہ حضور دُعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اَور دے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم مزید اِس مد میں ادا کر سکیں ۔

ایک عورت لکھتی ہیں کہ میں نے جب یہ تحریک سُنی ۔ بڑا

ایک دردناک خط

ہے ، کہ میرے دِل کی کیا حالت ہوئی ۔ میں نے جب سُنا کہ عورتوں نے یہ قُربانی کی اور زیوروں کے سیٹ اُتار اُتار کر دیئے تو دِل کی جو کیفیت تھی وہ خدا ہی بہتر جانتا ہے ۔ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے ۔ میرے آقا ! میرے پاس کوئی زیور ، کوئی جائیداد نہیں ۔ ہم غریب طبقے کے لوگ ہیں ۔ لیکن میرے پاس تین لڑکے ہیں ۔ میں اپنا

ایک بیٹا قربانی کے لئے

دینا چاہتی ہُوں ۔ اسے قبول فرمائیں ۔

ایک خاتون لکھتی ہیں کہ جب میں نے سُنا کہ ہمیں بھی اجازت مِل گئی ہے تو میرا دل خوشی سے بھر گیا ۔ میرا سارا ہی زیور آج سے چھ سال قبل چوری ہو گیا تھا ۔ ایک نیکلس ہار اس بکس میں پڑا ہُوا ہے جو چوروں کی نظر سے بچ گیا تھا ۔ اس ہار کو میں آقا کے حضور اِس تحریک میں پیش کرتی ہُوں ۔

یہ وہ جماعت ہے

جس کو مٹانے کا بعض بدقسمت لوگ منصوبہ بنا رہے ہیں ۔ بڑی بدبختی ہے کہ جو خلاصہ ہیں کائنات کا ، جن سے انسانیت کی اقدار زندہ ہیں جو گزشتہ نظری تاریخوں کو کہانیوں سے نکال کر عمل کی دُنیا میں ڈھال لیں ، اُن کو برباد کرنے کے درپے ہو جائے دُنیا ۔ اِس سے زیادہ بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے ۔ اس موقعہ پر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی وہ دُعا یاد آتی ہے جو بدر کے موقعہ پر بڑی گریہ وزاری کے ساتھ آپؐ نے کی ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جس خیمے میں آپؐ وہ دُعا کر رہے تھے وہی خیمہ تھا جو اس

جنگِ بدر کے جیتنے کا میدان

بن گیا تھا ۔ بظاہر ایک لڑائی باہر ہو رہی تھی ۔ لیکن ایک لڑائی اِس خیمے کے اندر جاری تھی اور وہ دُعا کے ذریعہ کی جا رہی تھی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حالت یہ تھی کہ دُعا کرتے ہوئے گریہ وزاری کے ساتھ بار بار آپؐ کا کپڑا آپؐ کے کندھے سے نیچے گر جاتا تھا ۔ اور حضرت ابوبکرؓ اس کپڑے کو اُٹھا اُٹھا کر واپس آپؐ کے کندھے پر ڈالتے تھے اور ایک زلزلہ سا بدن پر طاری تھا ۔ دُعا آپؐ یہ کر رہے تھے :-

اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا ۔

کہ اَے اللہ ! مجھے ان جانوں کی تو پرواہ نہیں ۔ میں تو تیری عبادت کرنے کا عاشق ہوں ۔ مجھے یہ غم کھائے جا رہا ہے کہ اَے اللہ ! اگر آج اِن لوگوں کو تُو نے مٹنے دیا ، اِن لوگوں کو ہلاک ہونے دیا تو پھر قیامت تک تیری کبھی عبادت نہیں کی جائے گی ۔ کیونکہ اِن سے بہتر عبادت کرنے والے جنہوں نے مجھ سے عبادت کے راز سیکھے ہیں پھر کبھی پیدا نہیں ہو سکتے ۔ تو

آج بھی یہ دُعائیں کریں

خُدا کے حضور کہ اَے خُدا ! یہ وہ لوگ ہیں جن کو مٹانے کے دُنیا درپے ہے ۔ اگر آج تُو نے ان کو مٹنے دیا تو انسانیت کی صف لپیٹی جائے گی ۔ پھر اعلیٰ مذہبی اقدار اور اعلیٰ رُوحانی اقدار دُنیا سے ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گی ۔ پھر انسان زندہ رکھنے کے لائق نہیں رہے گا ۔ اِس لئے تُو آج ان کو نہ مٹنے دے ۔ کیونکہ آج تمام کائنات کا خلاصہ مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

اِس موقعہ پر میں جماعت سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ گریہ وزاری درست اپنی جگہ۔ بہت رونا چاہیئے خدا کے حضور۔ لیکن اِس رونے کے نتیجے میں دِل میں ایسی نرمی نہیں پیدا ہونی چاہیئے جو غیر کے سامنے جھکنے والے دِل ہو جائیں۔ اِن دو چیزوں میں بڑا فرق ہے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ میں اِس مضمون کے متعلق کچھ کہوں ایک اور دِلچسپ زیور کے سلسلے میں بات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ احمدیوں کے دماغ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے ہیں کہ عجیب عجیب اُن کو نکتے سُوجھتے ہیں۔ اور قربانیوں میں حیرت انگیز حُسن اور لُطف پیدا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ کیونکہ زیوروں کی باتیں آج کل ہو رہی ہیں کہ فلاں نے سونا دیدیا فلاں نے زیور دے دیا۔

اِنگلستان کی ایک خاتون

نے مجھے دو۲ اشرفیاں بھیجیں اور کہا کہ مجھے خیال آیا کہ یہ رسم زیور دینے کی تو منشی اروڑے خان صاحبؓ نے شروع کی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد وہ حاضر ہوئے تھے۔ اور روتے روتے اُن کی ہچکی بندھ گئی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جب بار بار پُوچھا کہ کیا ہُوا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا جو ہو گیا ہے۔ میری ساری عمر یہ خواہش تھی کہ مَیں سونے کی اشرفیاں لے کر کسی دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اور اُن کو نذرانہ پیش کروں۔ اور جب سونا نہیں تھا تو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود تھے۔ جب سونا آیا ہے تو حضورؑ موجود نہیں۔ اِس لئے میں حضرت امّاں جان کی خدمت میں وہ اشرفیاں پیش کر کے اپنے دِل کی بھڑاس نکالنا چاہتا ہُوں۔ اور یہ درد کہ کاش! مسیح موعودؑ ہوتے، یہ کھائے جا رہا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ بتایا کرتے تھے کہ بہت مشکل سے ٹکڑوں ٹکڑوں میں انہوں نے یہ بات بیان کی۔ تو اِس بچی کو خیال آیا کہ اُس کا نام بھی تو زندہ ہونا چاہیئے۔ اور انہوں نے وہ دو اشرفیاں جو اُن کے پاس تھیں وہ مجھے دیں کہ

ایک نیکی چونکہ دُوسری نیکی کی طرف منتج ہو جاتی ہے

مجھے خیال آیا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے اِس تحریک میں منشی اروڑے خانؓ کو شامل کرنے کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ ہم بُھول چکے تھے مگر خدا تو نہیں بھولا۔ چنانچہ اُن کی طرف سے مَیں نے وہ دو۲ اشرفیاں بھی اِس تحریک میں شامل کر دی ہیں۔ اور مجھے بڑا لطف آرہا ہے اُس بچی کے اِس خیال پر۔ اور خدا کے اِس احسان پر کہ ایک شخص نے کسی خاص جذبے سے قربانی دی تھی اُسے زندہ کرنے کے لئے کیا عُمدہ بہانہ بنا لیا۔ اور کس ترکیب سے اِس نام کو دوبارہ زندہ کر کے اِس تحریک میں شامل کر دیا۔ اور اس سے پھر مجھے ایک اور خیال آیا کہ مَیں نے اپنی والدہ کی طرف سے ابھی تک کچھ نہیں دیا۔ چنانچہ کچھ معمولی سا سونا تھا تو مَیں نے اپنی والدہ کی طرف سے بھی دے دیا۔ تو اِس طرح ایک نیکی دوسری نیکی کے بچے پیدا کرتی چلی جاتی ہے جس طرح بدی سے بدی کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ جس طرح نفرت سے نفرت پھوٹتی ہے۔ اُس طرح یہ اللہ کا قانون ہے کہ نیکیاں اور نیکیاں پیدا کرتی چلی جاتی ہیں۔ تو یہ

بہت بڑا ایک اِحسان

ہے کہ جماعت کے اندر نیکیاں پھل پُھول رہی ہیں۔ مَیں جو کہتا ہوں کہ خُدا نے ابھی سے ہمیں بہت انعام دینے شرُوع کر دیئے ہیں۔ یہ کم انعام تو نہیں، کسی جماعت کے اندر عظیم الشان رُوحانی اقدار جاگ اُٹھیں۔ اُس کے اندر نیکیاں نشوونما پانے لگ جائیں اور کثرت کے ساتھ نیکیاں بچّے دینے لگیں۔ اور ایک نیکی دُوسری نیکی میں منتج ہو۔ یہ جو سلسلہ ہے یہ بہت ہی عظیم الشان خدا کا احسان ہے۔

جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو بعض دفعہ خط لکھتے وقت

کچھ بے صبری دِکھا جاتے ہیں

اُن کے لئے اب میں چند باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ بعض مجھے لکھتے ہیں کہ اب تو روتے روتے ہمارا بُرا حال ہو گیا ہے۔ اور خدا کیوں مدد کو نہیں آرہا ابھی تک۔ کب تک آخر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف گالیاں سُنیں گے اور دِلآزاری کی باتیں سُنیں گے۔ خصُوصاً اہلِ ربوہ، کہ ان پر چونکہ زیادہ سخت امتحان ہے، اس لئے بعض لوگ وہاں سے جو خط لکھتے ہیں اُس میں بے انتہا بے قراری پائی جاتی ہے۔ کیونکہ ایک طرف احمدیوں کی اذانیں بند ہیں۔ خدا کا نام لینا بند۔ اور دُوسری طرف علماء کو وہاں لاؤڈ اسپیکر پر گالیاں دینے کی کُھلی چُھٹی ہے۔ اور بعض دفعہ وہ سارا سارا دِن انتہائی غلاظت بکتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف۔ تو یہ دُکھ ہے جو بے قرار کر دیتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم روتے ہیں، ساری ساری رات گریہ وزاری کرتے ہیں۔ لیکن آخر کب تک ہم سے یہ ہوگا۔ خُدا کیوں ہماری مدد کو نہیں آرہا۔ تو دراصل ان کو بھی اُسی آیت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے جس کا مَیں نے ذکر کیا تھا۔ مَا اسْتَكَانُوا کی کیفیت اپنے اندر پیدا کریں۔ آنسو بہت ضروری ہیں لیکن حوصلے کو نرم کرنے کے لئے استعمال نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ اس طرح استعمال ہونے چاہئیں

جِس طرح بھٹّی میں جب لوہا ڈالا جاتا ہے

تو اُسے بار بار نکال کر پانی میں اِس لئے داخل کیا جاتا ہے کہ اِس سے اُس پر آب مزید آ جائے اگر صرف بھٹّی جلتی رہے تو لوہے خواہ کتنے ہی سخت ہوں اپنی ذات کے لحاظ سے وہ کچھ دیر کے بعد نرم ہو کر پگھل جاتے ہیں۔ لیکن اگر بار بار اُن کو پانی میں بھگو یا جائے تو بجائے نرمی آنے کے اُن میں اَور زیادہ سختی آنی شرُوع ہو جاتی ہے۔ یہی قانون ہے انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا، یہی سلوک ہے انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا۔ چنانچہ ایک طرف دُشمن اُن کو بھٹّی میں جلانے کی کوشش کرتا ہے۔ دُوسری طرف اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے اُن کو رحمت کے آنسو عطا کرتا ہے۔ وہ خُدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہیں؛ ایک دُوسرے کے غم میں بے انتہا درد محسوس کرتے ہوئے اُن کی آنکھیں اللہ کے حضور آنسو بہاتی ہیں۔ تو دِل جہاں اپنوں کے لئے نرم ہو جاتے ہیں وہاں غیروں کے لئے اور زیادہ اُن میں دِفاعی شدّت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ کمزوری کی بجائے اُن میں ایک خاص توانائی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ (الفتح : ۳۰)

کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور اُن کے ساتھیوں کا ایک عجیب حال ہے۔ اپنوں کے لئے وہ بے انتہا رحم دِل ہیں۔ اور اُن کے دُکھ اُن سے برداشت نہیں ہوتے۔ لیکن یہ دُکھ اُن کو دِفاعی لحاظ سے کمزور نہیں کرتے۔ اُن میں نئی قوت عطا کرتے چلے جاتے ہیں۔ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ غیر کے مقابل پر تو دیکھے گا کہ انتہائی شدید ہو جاتے ہیں۔ یہ کیسے حاصل ہوتی ہے قوت، اندرونی طور پر نرمی اور بیرونی طور پر شدّت میں اضافہ؟ فرماتا ہے تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یہ کیسے بات پیدا ہوتی ہے؟

خُدا کے حضور گریہ وزاری کے نتیجے میں

رکوع میں بھی جُھک جاتے ہیں، سجدوں میں گرتے ہیں۔ دُعائیں کرتے ہیں۔ تو جہاں دِل کو ایک ٹھنڈ ملتی ہے خدا کے حضور آنسو بہانے سے وہاں جو بخشش ہے وہ نرم کرنے کی بجائے اِس میں اور زیادہ سختی پیدا کر دیتی ہے غیروں کے مقابل پر۔ اور ایک نئی ہمّت اُن کو عطا ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت میں یہ نمونے بھی ہیں۔ اور مَیں اُن کو جو کچھ دیر رونے کے بعد گھبرا جاتے ہیں، کہتے ہیں ابھی تک کیوں نہیں ہُوا، اُن کو مَیں بتاتا ہوں کہ

مَا ضَعُفُوْا سے بھی تو سبق سیکھیں!

بعض نسلیں بُوڑھی ہو جاتی ہیں خُدا کی راہ میں قُربانیاں کرتے کرتے۔ اور پھر بھی اُن کے اندر کوئی بڑھاپے کے آثار پیدا نہیں ہوتے۔ اِس لئے اللہ کا کام ہے وہ فیصلہ کرے کہ کب اُس کی تقدیر نُصرت کے رنگ میں ظاہر ہو۔ ایک نُصرت تو وہ ہر وقت ہماری فرما رہا ہے، اُسے کیوں بھُول جاتے ہیں!؟ جب بھٹّی میں کسی قوم کو ڈالا جاتا ہے اگر وہ جل کر باہر نکل رہی ہو پھر تو یہ خطرہ ہے کہ کیوں دیر ہو رہی ہے۔ سارے بھسم ہو جائیں گے۔ اگر جلنے کی بجائے اِس میں مزید قوت پیدا ہونی شرُوع ہو جائے۔ دُشمن بجائے اس کے کہ اِس کو مٹانے میں کامیاب ہو، وہ پہلے سے بڑھنی شرُوع ہو جائے تو پھر

اِس بے صبری کا کیا جواز ہے

اگر تو اِن مخالفتوں کے نتیجے میں جماعت کے اندر کمزوری آ جاتی ہے، اگر تو اِن مخالفتوں

کے نتیجے میں احمدیت پھیلنا بند ہوجاتی، احمدیت کی طاقت میں کمی آجاتی تو پھر یہ خطرہ برحق تھا کہ اَے خدا! بس کر۔ اب تو مارے گئے۔ جس دین کے لئے ہم قربانیاں دے رہے ہیں وہ دین مٹتا چلا جارہا ہے۔ لیکن یہ بات تو نہیں ہے۔ بالکل برعکس نتیجے پیدا ہورہے ہیں۔ اس لئے دُکھ کا معاملہ تو درست ہے کہ بعض دفعہ دُکھ ناقابلِ برداشت نظر آنے لگتا ہے۔ لیکن دُکھ کے نتیجے میں ہلاکت بہرحال نہیں ہے۔ اس لئے دیر بھی ہوگی تو جماعت آگے ہی آگے بڑھے گی۔ جس جماعت کے مقدر میں بہرحال آگے ہی آگے بڑھنا ہے اس کے لئے خوف کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوا کرتا۔ وہ لوگ جو قربانیاں کررہے ہیں، جو واقعی اس وقت جماعت کی نمائندگی کررہے ہیں جو دُکھ اٹھا رہے ہیں، اُن کے حوصلے تو خدا کے فضل سے کم نہیں ہوئے۔ چنانچہ دو

ایسے ہی حوصلہ مند نوجوانوں کے ذکر میں

ربوہ کی ایک بچی مجھے لکھتی ہیں کہ میں اپنے بڑے بھائیوں سے اکثر سُنتی تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کے افراد دُور سے پہچان لئے جاتے ہیں۔ یہ سُن کر میں بہت حیران ہوتی تھی کہ شکلیں تو انسان کی ایک جیسی ہیں پھر یہ کیا کہتے ہیں؟ مگر آج خود بھی اندازہ ہوگیا۔ میں آج تقریباً دس بجے اپنی بھتیجی کے ساتھ گولبازار سبزی لینے گئی۔ مسجد مہدی کے پاس پہنچی تک جو اڈے والی ہے، اڈے کی طرف سے دو لڑکوں کو ہتھکڑیاں لگی ہوئی دیکھیں۔ اور پانچ یا چھ پولیس مین ساتھ ہیں، عدالت کی طرف جارہے ہیں۔ میں نے بھی اُدھر جانا تھا۔ پردہ میں زیادہ تو نظر نہ آیا لیکن جتنا بھی نظر آیا، میں نے دیکھا کہ وہ لڑکے مجھے بڑے عزم، حوصلے اور شریفانہ انداز میں چلتے ہوئے نظر آئے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ

ہو نہ ہو یہ لڑکے تو احمدی ہیں

ساتھ خوف کا دھڑکا بھی لگ گیا۔ پھر آگے چلتے گئے۔ سڑک کے دونوں طرف چلنے والے مُسافر، کیا عورتیں، کیا مرد، کیا بچے سارے ذرا سا رُکتے تھے۔ کچھ کہتے اور پھر نہ جانے دِل میں کیا کیا دُعائیں کرتے ہوئے آگے گزرتے جاتے تھے۔ عدالت کے قریب جاتے جاتے تو بے شمار لوگ اکٹھے ہوگئے۔ مجھ سے رہا نہ گیا۔ میں نے ایک آدمی سے پوچھ ہی لیا کہ یہ دونوں خدام ہمارے وہ احمدی تو نہیں جن کے متعلق سُنا گیا تھا کہ اُن کو بڑی تکلیفیں دی گئی ہیں؟ تو وہ کہنے لگا کہ جی ہاں باجی! وہی ہیں۔ میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے۔ اور میں اُن کے لئے دُعا کرنے لگی کہ یہ تو

مسیح موعودؑ کی پاک جماعت کے ہونہار، صابر، حوصلہ مند خُدّام

ہیں۔ یہ تو لاکھوں، کروڑوں میں پہچانے جاتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ وہ حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے ایک غلام، عاشقِ صادق کے غلام ہیں۔ اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ منٹوں میں وہاں ربوہ والوں کا اتنا ہجوم ہوگیا کہ وہاں سے گزرنا مشکل ہورہا تھا۔ اور ہر ایک آگے بڑھ کر اُن دولڑکوں کو گلے مل رہا تھا اور وہ دونوں مسکرا مسکرا کر سب کو تسلیاں دے رہے تھے۔ یعنی دُنیا میں تو اُلٹا ہوا کرتا ہے کہ جو لوگ قید ہوتے ہیں، باہر والے آکر اُن کو تسلیاں دیتے ہیں۔ لیکن اللہ کی راہ میں قید ہونے والوں کا عجیب حال ہے کہ باہر والے بے قرار اور بے چین ہیں۔ اور وہ اُن کو تسلیاں دے رہے ہیں۔

اور تسلّی کے سلسلے میں آپ کو

ایک لطیفہ بھی سُنادوں

ایک بچی نے مجھے یہ لکھا ہے کہ آپ جماعت کی بالکل فکر نہ کریں۔ اگر یہ جماعت آپ کو پیاری لگتی ہے تو اللہ کو بھی تو پیاری لگتی ہے۔ وہ خود اُس کی فکر کرے گا۔ جو اللہ کو پیاری لگتی ہے، مجھے اور پیاری کیوں نہ لگے پھر؟ یہ عجیب بات ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم سے ہم نے سبق سیکھے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم تو دُشمن کے غم سے بھی اتنا درد محسوس فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو خود یہ کہنا پڑا کہ

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ

(الشعراء ۴)

کہ اَے محمدؐ! تُو ان ظالموں کے لئے اپنے آپ کو غم میں ہلاک کرے گا جو

ایمان نہیں لاتے۔

ہم نے تو حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم سے ڈھنگ سیکھے ہیں

معلوم ہوتا ہے اس بچی کے ذہن میں وہ ابرہہ والا واقعہ رہ گیا ہے جب غالباً عبدالمطلب کی بات ہے کہ انہوں نے یہ کہا کہ مجھے اپنے اُونٹوں کی فکر ہے کیونکہ میں اُونٹوں کا مالک ہوں۔ رَبُّ الْکَعْبَۃ کو کعبہ کی فکر ہوگی۔ کیونکہ وہ کعبہ کا مالک ہے۔ یہ عبدالمطلب کے مُنہ سے تو بات سجتی ہے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم نے کبھی یہ نمونہ نہیں دکھایا۔ جو ربّ کعبہ کا تھا وہ آپ کا بھی تھا۔ جو ربّ کعبہ کو عزیز تھا وہ آپ کو بھی عزیز تھا۔ اس لئے جو محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا اُسوہ ہے ہم نے تو اُس کو اپنانا ہے۔ ہمیں اس سے کیا غرض کہ عبدالمطلب نے کیا جواب دیا تھا۔

ایک شیخوپورہ کے دوست اپنی بچی کا حال لکھتے ہیں

یہ وہی آنسو ہیں جو دلوں میں توانائی پیدا کرنے والے ہیں

وہ کہتے ہیں کہ میں بھی مسجد مُبارک پہنچا جس دن آپ آخری رات وہاں دوستوں کو خطاب کررہے تھے۔ یہ اُس رات کی بات ہے۔ یہ ایک دُوسری جگہ سے جہاں کہ آئے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے دو بچے ساتھ لئے۔ اس ارادے سے کہ وہاں جاکر اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو شہادت کے لئے پیش کردوں۔ اور چونکہ ہمیں خطرہ تھا کہ آپ کی ذات کو خطرہ ہے، اس لئے یہ تمنّا لے کر چلے تھے کہ

ہماری لاشوں پر سے گزر کے

دُشمن آپ تک پہنچے۔ ورنہ آپ تک نہ پہنچ سکے۔ جب ہم چلنے لگے تو یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ میری بچی جو چھٹی جماعت میں پڑھتی ہے وہ روتی روتی ہم سے پہلے آگے نِکل کھڑی ہوئی اور ربوہ پہنچے تو مسجد کی طرف دوڑی اور سب سے آگے بڑھ کر وہ اِس بات کی منتظر بیٹھی تھی کہ جب آواز آئے کہ کون قربانی کے لئے تیار ہے تو سب سے پہلے میں اُٹھ کر کھڑی ہوں۔ چنانچہ جب آپ مغرب کی نماز کے بعد دوستوں سے مخاطب ہوئے تو یہ بچی چیخ چیخ کر پکار رہی تھی کہ حضور! ہماری جانیں حاضر ہیں۔ لبّیک، لبّیک۔ پس ہم تو اُس کو دیکھتے دیکھتے خاموش رہ گئے۔ ایک عجیب منظر تھا اُس بچی کی کیفیت کا۔

اور بچوں کی یہ جو کیفیت ہے یہ

ایک عظیم الشان رُوحانی انقلاب

برپا کررہی ہے اُن میں۔ یہ کوئی جذباتی ایسے واقعات نہیں ہیں جو آئے اور گزر گئے۔ بلکہ غیرمعمولی طور پر چھوٹے چھوٹے بچوں کو اللہ تعالیٰ ولی بنا رہا ہے۔ ایک ایسے ہی بچے کا ذکر کرتے ہوئے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی نظم لیٹے لیٹے گنگنا کر پڑھنے لگا تو میرا چھوٹا بچہ جس کی عُمر نَو اور دس سال کے درمیان ہے، میرے پاس بیٹھ گیا اور نظم سُننے لگا۔ اور اس شعر پر اُس نے کہا کہ یہ شعر دوبارہ پڑھیں ؎

اَے خُدا! اَے چارہ سازِ درد، ہم کو خود بچا
اے مِرے زخموں کے مرہم! دیکھ میرا دل فگار

میں نے اُسے مکرّر پڑھا۔ کہنے لگا پھر پڑھیں۔ پھر پڑھا۔ آگے چل کر جب یہ شعر آیا تو پھر بار بار مجھ سے پڑھوایا ؎

تیرے بِن اے میری جاں! یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر، مرکے ہوجانا غُبار

خیر سارے اشعار پڑھے۔ خاص شور اور جذبے سے لیٹے لیٹے سُنتا رہا۔ مگر بھی ایک خاص کیفیت میں اُسے سُناتا رہا۔ خدا کی قسم وہ بچہ اس درد سے چیخا کہ ہم سب بھی اُسے دیکھ کر رونے لگ گئے۔ اس کی امّی اُسے تسلّی دیتے ہوئے کہنے لگی کہ بیٹا! نمازوں میں یہ کیفیت پیدا کرکے اللہ سے، اپنے دردِ توانا خُدا سے جسے وہ دن لانے میں دیر نہیں لگتی جن کے لئے تم بے چین ہو، اور کے حضور دُعائیں کرو۔ رو نہیں۔ خیر وہ سنبھلا اور چپکے سے اُٹھ کر اندر جاکر قمیص پہنا

اور بکرے نے بیٹ سکھاچلاکر نفل شروع کر دیئے ۔ اور ہمیں اس وقت اس کا علم ہوا کہ وہ بچہ پیچھے اپنی امی کے کہنے کے مطابق سر سجدے میں رکھ کر چلا رہا تھا ۔ اس نے دو رکعت نماز پڑھی ۔ پر کیا پڑھی !؟ ہم سب حیران رہ گئے ۔

اتنی چھوٹی عمر میں اتنا درد

اس کے سینے میں چھپا ہوا تھا کہ حضور ! وہ فقرات جو وہ دہراتا رہا من وعن نوٹ نہیں ہو سکتے ۔ یوں لگتا تھا کہ یہ اس کی زبان نہیں تھی کسی اور کے الفاظ اس کی زبان پر جاری تھے ۔

یہ وہ اللہ کے احسانات ہیں جو جماعت احمدیہ کو اس نے اس دور میں عطا فرما دیئے ہیں ۔

یہ دور کچھ لمبا بھی چل جائے تو کیا قیامت ہے

یا تو جماعت کا ایمان مٹ رہا ہو تو ہمیں خوف پیدا ہو ۔ یا تو جماعت مرتد ہونا شروع ہو جائے نعوذ باللہ من ذالک تو ہمیں خوف پیدا ہو ۔ یا تو پھیلنا بند کر دے اور غیر ، احمدیت کو قبول کرنا چھوڑ چکے ہوں تو تب ہمیں خوف پیدا ہو ۔ جس جماعت کا ہر قدم ، ہر حالت میں بہرحال ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے اور ایسی ایسی روحانیت کی عظمتیں اور رفعتیں اسے نصیب ہو رہی ہیں کہ

ارب ہا روپیہ خرچ کر کے بھی

قومیں اگر اپنی قوموں میں یہ حالت پیدا کرنے کی کوشش کریں تو وہ نہیں کر سکتیں ۔ ساری عرب کی دولت اگر اسی کام پر خرچ ہو جائے کہ مسلمانوں میں روحانیت کا وہ مقام پیدا کر دیں جس کے نظارے آج احمدیت دیکھ رہی ہے تو وہ ناکام ہوں گے ۔ کیونکہ روحانیت دولت کے ذریعہ نہیں عطا ہوا کرتی ۔ روحانیت تو اس کیفیت سے عطا ہوتی ہے جب دولتوں سے نفرت ہونے لگتی ہے ۔ اور انسان مٹنے کے باوجود بھی جو کچھ بچ جاتا ہوتا ہے وہ بھی خدا کے رستے میں لٹانا شروع کر دیتا ہے ۔ اس لئے

ہرگز حوصلہ نہ ہاریں

جتنے بھی دن خدا نے آزمائش کے ڈالنے ہیں ۔ ہاں یہ دعا ضرور کرتے چلے جائیں کہ اے اللہ ! ہمارے گناہ ہماری راہ میں حائل نہ ہو جائیں ۔ اے خدا ! ہماری وہ کمزوریاں جو ہمیں نظر آ رہی ہیں وہ جماعت کے لئے وبال نہ بن جائیں ۔ آج دن نہیں ہیں تیری ناراضگی کے اے خدا ! آج ہم کیسے برداشت کریں گے کہ دشمن بھی ہمیں غضب کی آنکھ سے دیکھے اور ہمارا آقا و مولیٰ جس کے لئے ہم مرتے اور جیتے ہیں وہ بھی ہم سے ناراض ہو جائے ۔ اس لئے گنہگار خواہ لاکھ ہوں تو ہم سے حساب نہ لے ۔ آج ہم سے بخشش کا سلوک فرما ۔ اور ہمیں ثبات قدم بخش ۔ تاکہ جتنی دیر تو چاہے ہم کامل ہمت اور استقلال کے ساتھ تیری راہ میں آگے قدم بڑھاتے رہیں ۔ یہاں تک کہ وہ وقت آ جائے جس کا تو نے وعدہ دیا ہے ۔ اور ہمیں غیروں کے مقابل پر عظیم نصرت اور فتح عطا ہو ۔

(آمین اللّٰہم آمین)

ارشادِ نبوی ﷺ

"خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَ یُحِبُّوْنَکُمْ" (بخاری)

(ترجمہ)

تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں !!

منجانب : ۔ بیکم زارا کین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹرا)

قرارداد تعزیت بر وفات حضرت سیدہ بو زینب بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا

منجانب اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ربوہ سے بذریعہ ٹیلیگرام یہ اندوہناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت سیدہ بو زینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کئی ماہ کی طویل اور تشویشناک علالت کے بعد بعمر قریباً نوے سال مورخہ ۲۴؍ ستمبر کو اس جہانِ فانی سے رحلت فرما کر عالمِ جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

حضرت سیدہ بو زینب بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا "حُجَّۃُ اللّٰہ" حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اوّل محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ مرحومہ کے بطن سے اکلوتی صاحبزادی اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بہو تھیں ۔ حضور علیہ السلام کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے لئے آپ کے رشتے کا پیغام ملتے ہی حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ نے کمال ارادت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف اس رشتہ کو بسر و چشم منظور فرمایا بلکہ اس سلسلہ میں اپنے صاحب اثر و رسوخ غیر احمدی رشتہ داروں کی مخالفت اور ناراضگی کی مطلق پرواہ نہ کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا کہ

"اگر شریف احمد ٹھیکرا لے کر گلیوں میں بھیک مانگ رہا ہوتا اور دوسری جانب ایک بادشاہ رشتہ کا خواستگار ہوتا تب بھی میں شریف احمد ہی کو بیٹی دیتا ۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۸۲۴)

چنانچہ ۱۸؍ نومبر ۱۹۰۶ء مطابق ۲۷؍ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ کو بعد نماز عصر تہ مہمان خانہ قادیان کے صحن میں حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے اس بابرکت نکاح کا اعلان فرمایا ۔ جبکہ رخصتانہ کی تقریب حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد ۹؍ مئی ۱۹۰۹ء کو انتہائی سادگی کے ساتھ عمل میں آئی ۔

حضرت سیدہ بو زینب بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا انتہائی خلیق ، غریب نواز ، سادہ اور منکسر المزاج نہایت درجہ ملنسار اور فیاضانہ طبیعت کی مالک اکثر و بیشتر عبادت و ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والی دعا گو اور بزرگ وجود تھیں ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین صاحبزادے (۱) محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۔ (۲) محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء ۔ (۳) محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب اور تین صاحبزادیاں (۱) محترمہ صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ مرحومہ (۲) محترمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ بیگم محترم نوابزادہ عباس احمد خان صاحب (۳) محترمہ صاحبزادی امۃ الوحید صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ ، اولاد عطا فرمائی ۔ حضرت سیدہ مرحومہ کی نیک اور پاکیزہ تربیت کے نتیجہ میں آپ کی تمام اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اپنے طور پر سلسلہ کی جلیل القدر اور نمایاں خدمات بجا لا رہی ہے ۔ آپ کا المناک سانحہ ارتحال خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور تمام افراد جماعت احمدیہ کے لئے شدید صدمہ اور ناقابلِ تلافی جماعتی نقصان کی حیثیت رکھتا ہے ۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ ۔۔۔ (۱) اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ ہنگامی اجلاس اس عظیم اور اندوہناک جماعتی سانحہ پر گہرے رنج اور دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مرحومہ کو اپنے قربِ خاص میں بلند تر درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(۲) اس قرار دادِ تعزیت کی نقول سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ، حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا ، حضرت سیدہ مرحومہ کے تمام صاحبزادگان اور صاحبزادیوں ، آپ کے داماد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشان اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے علاوہ بغرض اشاعت سہ ماہی رسالہ مشکوٰۃ اور ہفت روزہ بدر قادیان کو بھجوائی جائیں ۔

خاکسار راقم :۔ غمزدہ اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

شکریہ اور درخواستِ دعا

مکرم نعمت اللہ صاحب ابن مکرم بی ۔ ایم عبدالرحیم صاحب مرحوم جماعت احمدیہ بنگلور کے ایک مخلص اور مستعد احمدی نوجوان ہیں ۔ موصوف نے گزشتہ ماہ مقامی گوردوارہ کی لائبریری اور اس کے پریذیڈنٹ صاحب کے لئے اپنی طرف سے گورمکھی ترجمۃ القرآن کے دو نسخے فراہم کئے نیز مقامی طور پر شائع کئے جانے والے ایک جماعتی فولڈر کے بھی تمام تر اخراجات برداشت کئے ۔ فجزاہ اللہ خیراً ۔ قارئین سے موصوف کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔

خاکسار : بشارت احمد بشیر مبلغ سلسلہ مقیم بنگلور ۔

قسط نمبر (۲)

تحریکِ احمدیت

تعصب العین، عقائد، اعتراضات کا تجزیہ تاریخِ انبیاء کی روشنی میں

تقریر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخِ احمدیت برموقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء

حضرت علی رضؓ

آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو "بہتر الخلفاء" "حجۃ اللہ" اور "اسد اللہ الغالب" اور "مظاہر العجائب" قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وَالْحَقُّ اَنَّ الْحَقَّ كَانَ مَعَ الْمُرْتَضٰى وَمَنْ قَاتَلَهٗ فِيْ وَقْتِهٖ فَبَغٰى وَطَغٰى" (صفحہ ۳۰)

سچی بات یہی ہے کہ حق حضرت علی المرتضےٰ کے ساتھ تھا اور جس نے آپؓ کے وقت میں آپؓ سے جنگ کی وہ باغی اور طاغی تھا۔

صحابۂ نبوی رضؓ

صحابۂ نبوی رضؓ کے بارہ میں فرمایا:-

"آنحضرتؐ کی جماعت نے اپنے رسولِ مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رُو سے سچ مچ عضوِ واحد کی طرح ہو گئی تھی۔ اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوارِ نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عکسی تصویریں تھے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۳۵، ۳۶)

ائمہ اربعہ رحؒ

ائمہ اربعہؒ کی نسبت کہا:-

"میری رائے میں ائمہ اربعہ ایک برکت کا نشان تھے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۲ صفحہ ۳۴۰)

"یہ چار امام (امام اعظم و امام مالک و امام احمد بن حنبل و امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ ناقل) اسلام کے واسطے مثل چار دیواری کے تھے۔"

(البدر ۳؍ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ کالم ۱)

حضرت امام ابو حنیفہ رحؒ

"امام اعظم رضی اللہ عنہ...... اپنی قوتِ اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم و فراست میں ائمہ ثلاثہ باقیہ سے افضل و اعلیٰ تھے...... ان کی فطرت کو کلامِ الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور عرفان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے۔ اسی وجہ سے اجتہاد و استنباط میں ان کے لئے وہ درجہ علیا مسلّم تھا جس تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۰-۵۳۱)

سیّد عبد القادر جیلانی رحؒ

حضرت غوثِ اعظمؒ کے بارہ میں فرمایا:-

"جس طرح نُور کے مقابل پر ظلمت نہیں ٹھہر سکتی اسی طرح شیطان ان کے مقابل پر ٹھہر نہیں سکتا۔"

(ضرورت الامام صفحہ ۱۶)

دیگر اولیائے اُمّت رحؒ

دوسرے اولیائے اُمّت کی نسبت فرمایا:-

"درمیانی زمانہ کے صلحائے اُمّتِ محمدیہ بھی باوجود طوفانِ بدعات کے ایک دریائے عظیم کی طرح ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸)

"ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے جیسا کہ سیّد عبد القادر جیلانی، اور ابو الحسن خرقانی اور ابو یزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی اور ذو النون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاک پٹنی اور نظام الدین دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اسلام میں گزرے ہیں۔ اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے...... جس قدر اسلام میں اسلام کی تائید میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی گواہی میں آسمانی نشان بذریعہ اس اُمّت کے اولیاء کے ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ان کی نظیر دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں...... زندہ مذہب وہی ہوتا ہے جس پر ہمیشہ کے لئے زندہ خدا کا ہاتھ ہو سو وہ اسلام ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۴۳، ۴۴)

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسانِ کامل (حضرت سیّدنا و سیّد الوریٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ناقل) گزرا ہے جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک اُمّت کے سچے پیرووں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے، بجز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔"

(اربعین نمبر ۱ صفحہ ۴)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

مقامِ مہدی موعودؑ

یہ حقیقت ہے کہ مہدی موعود کا مقام اُمّتِ مسلمہ میں ایک ممتاز اور منفرد مقام تسلیم کیا گیا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت فرید الدین عطارؒ نے فرمایا لاکھوں اولیاء ظہورِ مہدی کیلئے دست بدعا رہے ہیں۔ (ینابیع المودۃ جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)۔ حضرت امام ابن سیرینؒ کا عقیدہ تھا کہ مہدی موعود کئی انبیاء سے افضل ہوگا (حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۶)۔ حضرت عبد الرزاق قاشانی جیسے عظیم صوفی یہ مذہب رکھتے تھے کہ مہدی موعود احکامِ شریعت میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگا۔ لیکن معارف، علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء سب کے سب اُن کے تابع ہوں گے۔ کیونکہ اس کا باطن خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔ (ترجمہ، شرح القاشانی علی فصوص الحکم الاستاذ الاکبر الشیخ محی الدین ابن العربیؒ صفحہ ۳۵ طبع مصر ۱۳۲۱ھ صفحہ ۵)

مشہور ایرانی بزرگ حضرت علامہ باقر مجلسی نے پیشگوئی فرمائی کہ مہدی تمام نبیوں کا بروزِ کامل ہوگا (ترجمہ بحار الانوار فارسی مطبوعہ تہران جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰۲)

ایک روایت سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ اور مہدی میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ (غایۃ المقصود از علامہ سید علی حائری جلد ۲ صفحہ ۶۸ مطبوعہ ۱۳۱۰ھ) اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موعود آخر الزمان کو چار دفعہ نبی اللہ کے خطاب سے پکارا۔ اُمّت کو اُسے سلام پہنچانے اور اس کی بیعت کرنے کا تاکیدی حکم دیا۔ نیز ارشاد فرمایا یقفو اثری لا یخطی یعنی مہدی میرے قدم بقدم چلے گا اور اپنے عقائد میں ذرا بھی خطا نہیں کرے گا۔ چنانچہ شیخ الشیوخ عالمِ ربانی حضرت علامہ امام سیّد عبد الوہاب شعرانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میزان میں اس حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"امام مہدی علیہ السلام کو پورے طور پر شریعتِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق حکم کرنے کا الہام کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اگر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے تو اُن کے تمام جاری کردہ احکام کو تسلیم فرماتے اور انہیں کو قائم رکھتے۔"

("مواہب رحمانی" ترجمہ میزان للشعرانیؒ جلد ۱ صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ مطبع گلزار ہند سٹیم پریس ۱۳۳۸ھ)

چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اعلانِ عام فرمایا کہ:-

"میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جُوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا شوشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے۔"

(مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۳ صفحہ ۴۹۶)

"احقر الغلمان"

اگرچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ پر الہاماً منکشف ہوا کہ آپ ہی مسیح موعود و مہدی موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کفش برداری اور غلامی کا یہ عالم تھا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "احقر الغلمان" اور "ادنیٰ چاکر" ہونے کو ہی اپنا سب سے بڑا اعزاز سمجھتے تھے۔ اور اسی لئے آپ نے نہایت پُرشوکت الفاظ میں یہ آواز بلند فرمائی کہ

"میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں...... وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذرّیتِ شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور

ہر ایک معرفت کا نشانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

وہ اُس نُور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اِن چند زندہ اور پُر درد تحریرات نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رقم فرمودہ ہزاروں صفحات میں سے نمونۃً منتخب کی گئی ہیں، عقائدِ احمدیت پر گویا دن چڑھا دیا ہے۔ یہ اہم عقائد کلید کی حیثیت رکھتے ہیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے لٹریچر کی اصل رُوح سمجھنے اور اس کے مجمل مقامات کو حل کرنے میں بھاری مدد ملتی ہے۔ یہی وہ عقائد ہیں جن سے ہزاروں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ اور انہی عقائد کی بدولت ایشیا سے امریکہ تک اور یورپ سے آسٹریلیا تک پھیلے ہوئے ایک کروڑ عشاقِ رسولِ عربیؐ اس نتیجہ پر پہنچے کہ احمدیت تمام صحیح اسلامی عقائد کا گلدستہ ہے۔ احمدیت وحدتِ اُمت کی انقلابی تحریک ہے۔ احمدیت یقیناً حقیقی اسلام کا دُوسرا نام ہے۔

احمدیت پر اعتراضات اور تاریخِ انبیاءؑ

عقائدِ احمدیت پر تفصیلی روشنی کے بعد یہ بتانا مقصود ہے کہ ایک سچے عاشقِ رسولؐ کا دِل یہ دیکھ کر خون ہو جاتا ہے کہ تحریکِ احمدیت کی خوشنما تصویر کو بگاڑنے اور اسے نہایت ہی بھیانک اور مکروہ شکل میں پیش کرنے کی منظم کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اعتراضوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہے۔ اور غیر مسلم دنیا جماعتِ احمدیہ کی اس دردناک مظلومیت کا نظارہ بڑے شوق اور دلچسپی سے کر رہی ہے۔ مگر اسے کان کھول کر سُن لینا چاہیئے کہ یہ بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان اور عظیم معجزہ ہے کیونکہ قرآن مجید نے چودہ سو سال پہلے یہ خبر دی تھی کہ یاد رکھنا، خدا کے ماموروں کے لئے یہ سُنّت چلی آئی ہے کہ اُن کا استقبال ہمیشہ استہزاء سے کیا جاتا ہے۔ یہی پہلے ہُوا۔ اور یہی آئندہ ہوگا۔ انبیاء کی تاریخ ہر زمانہ میں بہر حال دہرائی جاتی ہے اور لازماً مستقبل میں بھی دُہرائی جائے گی۔ یہ عجیب بات ہے کہ

"گورنمنٹ کا ادنیٰ چپڑاسی وصولی لگان کے وارنٹ لے آجاوے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرتا۔ اور اگر کرے تو گورنمنٹ کا باغی ٹھہرتا ہے۔ اور سزا پاتا ہے۔ مگر خدائی گورنمنٹ کی کوئی پروا نہیں کرتے خدا تعالیٰ سے آنے والے لاریب غربت کے لباس میں آتے ہیں۔ لوگ ان کو حقارت اور تمسخر سے دیکھتے ہیں۔ ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۱ صفحہ ۲۹۳)

ماموریں ربّانی سے استہزاء

چنانچہ اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے کلام میں قریباً ۳۵ مقامات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمیت گزشتہ انبیاءؑ سے استہزاء کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا ہے:۔

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ
إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○

(الحجر: ۱۲)

کوئی رسول اُن کے پاس ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے استہزاء نہ کیا ہو۔

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا
يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا
كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○

(یٰس: ۳۱)

افسوس بندوں پر کبھی اُن کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے استہزاء نہ کیا ہو۔

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا
كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○

(الزخرف: ۸)

لوگوں کے پاس کوئی نبی نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے استہزاء نہ کیا ہو۔ (ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی)

لفظ "استہزاء" کی لُغوی تحقیق اور اس کے چھ طریق!

قرآن مجید کی اعجازی فصاحت و بلاغت کا یہ نقطۂ معراج ہے کہ اُس نے تاریخِ انبیاء پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ نہیں فرمایا کہ خدا کے برگزیدوں پر اعتراضات ہوتے ہیں بلکہ یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اُن سے استہزاء کیا جاتا ہے۔ لفظ استہزاء کا بالعموم اُردو ترجمہ ہنسی اور مذاق کیا جاتا ہے۔ مگر تیسری صدی ہجری کے شہرۂ آفاق امام لغت اور ممتاز ادیب علامہ ابو ہلال العسکریؒ نے "الفروق اللغویّۃ" صفحہ ۲۱۱ میں واضح فرمایا ہے کہ استہزاء میں دُوسرے شخص کی تحقیر عقیدۃً مقصود ہوتی ہے۔

"الاستھزاء یقتضی تحقیر المستھزء بہ واعتقاد تحقیرہ"۔ الفرق بین الاستھزاء والسخریۃ ان الانسان یستھزء بہ من غیر ان یسبق منہ فعل یستھزء من اجلہ"۔

اور سُخر اور استہزاء میں ایک باریک اور لطیف فرق ہے۔ اہلِ عرب سُخر کا لفظ اُس شخص کے لئے بطور مذاق استعمال کرتے ہیں جس سے واقعی کوئی قابلِ اعتراض فعل بھی سرزد ہو چکا ہو۔ مگر استہزاء کا لفظ کسی ایسے فعل کے ارتکاب کے بغیر بولا جاتا ہے۔ حضرت امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں کہ استہزاء مخفی اور ظاہر دونوں رنگ میں ہوتا ہے۔ اور عہدِ حاضر کی مشہور لغت "اقرب الموارد" میں اَھْزَأَ کے معنی قتل کے بھی لکھے ہیں۔

اِس لغوی تحقیق کے مطابق آیت كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ میں انبیاء کے خلاف اعتراضات کا یہ جامع خلاصہ بیان کیا گیا ہے کہ اُن میں نبیوں کی حقارت کا جذبہ خاص طور پر کارفرما ہوتا ہے۔ وہ ظاہر اور باطن دونوں طرز پر ہوتے ہیں۔ اُن کے پیچھے خدا کے پیاروں اور ان کی جماعتوں کو ہلاک کرنے کی تیز خواہش موجود ہوتی ہے اور کوئی ٹھوس اور معقول بنیاد اُن کی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ صرف اعتراض برائے اعتراض ہوتے ہیں جن پر ہنسی ٹھٹھا اور مذاق کا رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ اب اگر ہم قرآن مجید کی بیان فرمودہ تاریخِ انبیاء کا عموماً اور دُوسرے مذہبی عالمی لٹریچر کا خصوصاً بغور مطالعہ کریں تو استہزاء کے عملاً چھ واضح طریق ہمارے سامنے آجاتے ہیں:۔

۱۔ سفید جھُوٹ بولا جائے۔
۲۔ خود ساختہ معیاروں سے صداقت کا انکار کیا جائے۔
۳۔ مامور کی تعلیم کو سیاق و سباق سے الگ کر کے پیش کیا جائے۔
۴۔ صاف اور سیدھی بات کو موجبِ اعتراض بنا کر دکھایا جائے۔
۵۔ متضاد اعتراضات کئے جائیں۔
۶۔ حق و صداقت سے کھُلم کھُلا مذاق روا رکھتے ہوئے اُسے سبّ و شتم کا نشانہ بنایا جائے۔

استہزاء کے یہ سب طریق ہیں جن کی متعدد مثالیں کتاب اللہ میں ملتی ہیں۔

ایک تعجب خیز بات

اور یہ تعجب خیز بات ہے کہ ۱۸۸۹ء یعنی جماعتِ احمدیہ کے قیام سے لے کر اب تک کے سب اعتراضات کو جمع کر کے اگر اُن کا تجزیہ کیا جائے تو وہ کانوا بہ یستھزءون کی قرآنی صداقت کی مکمل واقعاتی تفسیر بن جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی کہ "یُکَذَّبُ فِیھَا الصَّادِقُ"۔ (مستدرک الحاکم جلد ۴ صفحہ ۶۵ و صفحہ ۵۴۲ مطبوعہ بیروت) کہ خدا کے ایک خاص اور سچے بندے کی تکذیب کی جائے گی۔ اِسی طرح سپین کے ممتاز صوفی حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحاتِ مکیہ میں حضرت مجدّد الف ثانیؒ اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے اپنے مکتوبات میں حاجی امداد اللہ مکیؒ نے "شمائم امدادیہ" میں اور نواب صدیق حسن خان قنوجی مجدّد اہلحدیث نے "حجج الکرامہ" میں قبل از وقت اطلاع دے دی تھی کہ مسیح موعود و مہدی معہود کی تکفیر کی جائے گی۔ اور امامیہ فرقہ کے ممتاز بزرگ حضرت علامہ باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے "بحار الانوار" جلد ۱۳ صفحہ ۲۳ میں صدیوں قبل یہ انکشاف بھی کیا کہ مہدی کے ذکر پر استہزاء کیا جائے گا ("یُسْتَھْزَءُ بِہٖ")۔

اب یہ ناچیز نہایت درجہ ادب کے ساتھ اس تلخ حقیقت کی تفصیلات کی طرف آتا ہے۔

استہزاء کا پہلا طریق

استہزاء کا پہلا طریق یہ ہے کہ سو فیصدی جھُوٹ بولا جائے۔ یہ ہتھیار تحریکِ احمدیت کے خلاف جس طرح بے دریغ استعمال کیا گیا ہے اُس کی نظیر زمانہ انبیاء کے سوا کہیں نہیں مل سکتی۔ اِس سلسلہ میں چند نمونے پیش کرتا ہُوں۔ جو زیادہ تر برصغیر پاک و ہند اور مشرقِ وسطیٰ میں شائع شدہ اُردو، عربی اور انگریزی لٹریچر سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ان نمونوں سے معلوم ہوگا کہ احمدیت کو "قادیانیت" اور "مرزائیت" کا نام دے کر کیسے کیسے فرضی اور جعلی اور خیالی عقائد و نظریات وضع کئے گئے ہیں۔

پہلا نمونہ:۔ اخبار "آزاد" لاہور ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء نے لکھا:۔

"مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن و حدیث کو منسوخ قرار دے دیا"۔
"مرزائیوں کے قرآن کا نام تذکرہ ہے اور ان کی حدیث کا سیرت مہدی"۔

دوسرا نمونہ:۔ کتاب "مرزائیت اور اسلام"[1] صفحہ ۵۴ میں ہے:۔

"مرزائی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ اُن کا ایک الگ اور مستقل دین ہے۔ اور اُن کی شریعت شریعتِ مستقلہ ہے"۔

تیسرا نمونہ:۔ "سیرت ثنائی" مؤلفہ عبدالمجید صاحب خادم سوہدروی ناشر دفتر اہلحدیث سوہدرہ اپریل ۱۹۵۲ء کے صفحہ ۱۶۷ میں "قادیانی تعلیم" کا خلاصہ یہ دیا گیا ہے:۔

"جناب نبی کریم علیہ السلام کو روحانی معراج ہوئی لیکن مرزائے قادیان اسی جسم عنصری کے ساتھ عرشِ عظیم پر گیا"۔ "توحید کا مسئلہ غلط ہے سورۃ اخلاص عبث ناقابلِ قبول اور بے بنیاد ہے"۔

چوتھا نمونہ:۔ مکہ معظمہ کے انگریزی رسالہ "دی جرنل آف مسلم ورلڈ لیگ" نے ستمبر ۱۹۷۴ء کی اشاعت (حاشیہ صفحہ ۲۳) میں لکھا:۔

"MIRZA GHULAM AHMED SAID I am the father of God."

مرزا غلام احمد (صاحب) نے کہا کہ میں خدا کا بھی باپ ہوں۔ اس کے بعد "حقیقۃ الوحی" صفحہ ۸۶ کا بریکٹ میں حوالہ دیا گیا ہے۔ حالانکہ نہ صرف "حقیقۃ الوحی" بلکہ حضرت اقدس کی کسی کتاب میں بھی یہ فقرہ موجود نہیں۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

(باقی صفحہ ۔۔)

[1] مؤلفہ مولانا احسان الٰہی صاحب ظہیر فاضل مدینہ یونیورسٹی۔

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر

قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانے والے احباب

عیدالاضحیہ ۱۹۸۴ء کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی کے لئے رقوم بھجوائی ہیں ان کے اسماء بغرض دُعا ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانیاں قبول فرمائے اور ان کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے آمین۔

نام	تعداد جانور	نام	تعداد جانور
مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کینیڈا	۱	مکرم بشیر احمد ایلینی مرحوم از طرف میر احمد ایلینی ہڈرز فیلڈ انگلستان	۱
مکرمہ طیبہ شہناز صاحبہ لندن	۱	مکرم بشیر الدین احمد صاحب ایڈمنگ انگلستان	۱
مکرم شمس الدین صاحب سلیری سوئٹزرلینڈ	۱	مکرم خلیل الرحمن صاحب 〃 〃	۱
مکرم داؤد احمد صاحب ملک واشنگٹن	۱	مکرم عبدالمجید صاحب نگیاں ناٹنگھم 〃	۱
مکرم عزیز احمد صاحب کینیڈا	۱	مکرم ملک ممتاز احمد صاحب 〃 〃	۱
مکرم نسیم فرحت صاحبہ 〃	۱	مکرم ملک شوکت احمد صاحب 〃 〃	۱
مکرم منصور احمد صاحب 〃	۱	مکرم ملک ممتاز احمد صاحب 〃 〃	۱
مکرم نذیر احمد صاحب 〃	۱	مکرمہ مسز انیس احمد صاحب ساؤتھ فیلڈ	۱
مرحوم مکرم شیخ محمد عبدالرشید صاحب پاکستان	۱	مکرم سمیع خالد صاحب 〃 〃	۱
اہلیہ مکرم باسط احمد صاحب کینیڈا	۱	مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ 〃 〃	۱
مکرم عبدالعزیز صاحب سونتیہ مرحوم لندن	۱	مکرم نعیم اللہ صاحب ایمو بریڈ فورڈ 〃	۱
SINGAPOR BRD. MOHD. ALIAS	۱	مکرم عبداللطیف صاحب سیالکوٹی 〃 〃	۱
〃 BRD. SOMANDI	۱	مکرم چوہدری رحمت خان صاحب مانچسٹر	۱
〃 MOHD WARTAM	۱	مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدرآباد	۱
〃 MOHD ALI AULIA	۱	اہلیہ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب 〃	۱
〃 A. AZIM BALIA	۴	مکرمہ شکور النساء بیگم صاحبہ 〃	۱
〃 MOHD. AMAN	۱	مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر سابق مبلغ سیاح مرحوم	۱
〃 SHAHID KHAN PARVEZ	۱	از طرف قریشی محمد صادق صاحب بنگلہ دیش	۱
〃 MUNAWWAR AHMAD	۱	مکرم احمد عبدالمنان صاحب حیدرآباد	۱
〃 MOHD AMIN	۱	مکرم احمد عبدالباسط صاحب 〃	۱
〃 MOHD. A. H. SALIKIN	۱	مکرمہ شکیلہ حسنی صاحبہ کیننور	۱
〃 A. MURTAZA MOHD	۱	مکرم پی عبدالرحمن صاحب پینگاڈی	۱
〃 MOHD. SADIQ YUSOF	۱	مکرم شفیع احمد صاحب 〃	۱
مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب ہارٹ فیلڈ انگلستان	۱	مکرمہ صداقت بیگم صاحبہ سکندرآباد	۱
بیگم مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب 〃	۱	مکرمہ سی ایچ قمر صاحبہ پینگاڈی	۱
مکرم قمر الدین صاحب ایلینی 〃	۱	مکرم پی قمر الدین صاحب 〃	۱
مکرم شہاب الدین صاحب مرحوم 〃	۱	مکرمہ پی شریکہ صاحبہ 〃	۱
مکرم ریاض احمد صاحب قیصر 〃	۱	مکرمہ سی ایچ رشیدہ صاحبہ کنڈلائی	۱
مکرم حکیم سراج الدین صاحب مرحوم 〃	۱	مکرم داؤد احمد صاحب مڈل سیکس	۱
مکرم رشید احمد خان صاحب 〃	۱	اہلیہ 〃 〃 〃	۱
مکرم شیخ ظفر احمد صاحب ایلینی 〃	۱	مکرم شیخ غلام یزدانی صاحب 〃	۱
مکرم منور احمد محمود صاحب 〃	۱	مکرم شیخ غلام رحمانی صاحب 〃	۱

"ہفتہ قرآن مجید"

نظارت دعوت و تبلیغ کی ہدایت پر حسب سابق امسال بھی ہندوستان کی بہت سی جماعتوں میں "ہفتہ قرآن مجید" کا شایان شان اہتمام کیا گیا اور خصوصی اجلاسات منعقد کر کے عظمت و فضائل قرآن مجید سے متعلق احباب جماعت کے سامنے مقررہ عنوانات پر روشنی ڈالی گئی۔ اس ضمن میں اب تک ادارہ بدر کو جماعت احمدیہ سکندرآباد، جماعت احمدیہ پنگال، جماعت احمدیہ مرکرہ، جماعت احمدیہ آسنور، جماعت احمدیہ کوڈالی، لجنہ اماء اللہ کرولائی، جماعت احمدیہ کیرنگ ناگالی، جماعت احمدیہ ناصرآباد، اور جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے انتہائی خوش کن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں بوجہ عدم گنجائش ادارہ ان کی تفصیلی اشاعت سے معذرت خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں کی مساعی کو بپایہ قبولیت جگہ عطاء فرمائے اور ان کے خاطر خواہ نتائج مرتب کرے آمین۔ (ادارہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶ر ۲۷ر اور ۲۸ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس ہائے انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۲۴ر ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

ناظمین اعلیٰ ناظمین ضلع اور جملہ زعماء کرام خود یا اپنے نمائندگان اس اجتماع میں بھجوانے کے لئے ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ نیز چندہ اجتماع کی فراہمی کی کوشش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو شمولیت کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولانا محمد عمر صاحب نمائندہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جماعت ہائے احمدیہ [illegible] کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ بحیثیت نمائندہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ صوبہ [illegible] سے درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران اور احباب جماعت سے مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

نام مجلس	رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام مجلس	رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
مدراس	–	–	۱۰/۹/۸۴	وانیمبلم	۲۳/۹/۸۴	۱	۲۴/۹/۸۴
پیلاپالم	۱۱/۹/۸۴	۱	۱۲	کرولائی	۲۴	۱	۲۵
شنکرن کوئل	۱۲	۱	۱۳	کالیکٹ	۲۵	۳	۲۸
کروناگپلی	۱۳	۲	۱۵	کوڈیاتھور	۲۸	۱	۲۹
آدی ناڈو	۱۵	۱	۱۶	کینانور	۲۹	۲	۱/۱۰/۸۴
آلیپی	۱۶	۱	۱۷	کورلائی متافور	۱/۱۰/۸۴	۱	۲
ایرناکلم	۱۷	۱	۱۸	پینگاڈی	[illegible]	۲	[illegible]
چاوکاڈ	۱۸	۱	۱۹	[illegible]	۵	۲	[illegible]
چیلاکرہ	۱۹	۱	۲۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
منارگھاٹ	۲۰	۱	۲۱	منگلور	۹	[illegible]	[illegible]
مریاکنی	۲۱	۱	۲۲	شیموگہ	۱۱	[illegible]	[illegible]
الانور	۲۲	۱	۲۳	[illegible]	۵	[illegible]	[illegible]

موصی صاحبان عہدیداران اور مبلغین کرام متوجہ ہوں

دفتر ہذا کی طرف سے فارم اصل آمد ہر سال موصی صاحبان کی خدمت میں عہدیداران جماعت کی وساطت سے بھجوائے جاتے ہیں۔ اور جن موصی صاحبان کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر واپس دفتر ہذا میں موصول ہو جاتے ہیں ان کو سالانہ حساب بنا کر بھجوا دیا جاتا ہے مگر ایک خاصی تعداد موصیان کی ایسی رہ جاتی ہے جو فارم اصل آمد پُر نہیں کرتی جس کی وجہ سے ان کے حسابات نامکمل رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں قاعدہ ۱۰۹ کے الفاظ درج ذیل ہیں

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت یا حصہ آمد ادا نہ کرنے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے۔ اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہے اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہوگا۔ جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا۔"

آئے دن ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض موصی صاحبان کی وفات ہو جاتی ہے۔ اور اُن کے اقرباء ان کا تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ قادیان لے آتے ہیں اور متعلقہ موصی کے حسابات بوجہ فارم اصل آمد پُر نہ کرنے کے نامکمل ہوتے ہیں اور قواعد کی رو سے بہشتی مقبرہ میں تدفین میں روک پیدا ہوتی ہے جو دفتر اور موصی کے اقرباء دونوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔

اس لئے عہدیداران جماعت اور مبلغین سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ بار بار اپنے خطبات جمعہ میں اس امر کو واضح کریں اور کوشش کریں کہ ان کی جماعت کے موصی صاحبان کے فارم اصل آمد سو فیصدی پُر ہو جائیں۔

قاعدہ ۱۰۹ کی تعمیل میں ایسی وصایا منسوخ بھی ہو سکتی ہیں اس لئے موصی صاحبان پر اس سلسلہ میں پوری وضاحت ہو جائے اگر فارم پُر کرنے میں کوئی معذوری ہو تو اس کو دفتر ہذا کے علم میں لا کر مہلت حاصل کی جا سکتی ہے۔

صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تفسیر کبیر کے خریداران کیلئے

خوشخبری

حسب منشاء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کا تمام بنیادی لٹریچر ہر احمدی کو مہیا کرنے کے لئے ایک جامع منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ پہلے مرحلہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف (۲۳ جلدیں) ملفوظات (۱۰ جلدیں) اشتہارات (۳ جلدیں) اور حضرت المصلح الموعودؓ کی تصنیف فرمودہ تفسیر کبیر کی ۱۰ جلدوں پر مشتمل ۴۶ جلدوں کا سیٹ طبع کرانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

ابتدائی اندازہ کے مطابق ۴۶ جلدوں پر مشتمل سیٹ کی قیمت -/۲۵۰۰ روپیہ کے قریب بنتی ہے۔

اس لئے عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے منشاء کو سمجھتے ہوئے اپنی جماعتوں میں تحریک فرماویں کہ احمدی احباب اپنے لئے اور جماعتیں "جماعتی لائبریری" کے لئے یہ سیٹ ضرور خریدیں اور اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

یہ سیٹ خریدنے کی خواہش رکھنے والے احباب اور جماعتیں جلد سے جلد اپنے ناموں سے نظارت ہذا کو مطلع کریں۔ تاکہ فہرست تیار کر کے اس کے مطابق کتب کی اشاعت ہو سکے۔

احباب ان کتب کے لئے رقوم محاسب میں امانت تبلیغی کتب میں بھجوائیں جو احباب قسطوں سے رقم دینا چاہتے ہیں وہ بھی اپنی قسط بھجوانا شروع کر دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس اتر پردیش

۲۰ر۲۱ر اکتوبر کی تاریخوں میں کانپور میں منعقد ہوگی

احباب جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال آل اتر پردیش احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۲۰ر۲۱ر اکتوبر بروز ہفتہ و اتوار کانپور میں منعقد ہوگی۔ احباب کانفرنس کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ کانفرنس کے اخراجات کے لئے جماعتیں چندہ بھی فراہم فرمائیں۔

کانفرنس کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مکرم ظفر عالم خاں صاحب صدر مجلس استقبالیہ
۲۹/۲م مکھنیاں بازار۔ کانپور۔ یو۔ پی

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت متوجہ ہوں

جملہ قائدین بھارت اپنی اپنی مجالس میں ناظم وقف جدید نامزد کر کے منظوری کے لئے محترم صدر صاحب کی خدمت میں ارسال کریں۔ نیز خدام و اطفال کے وعدہ جات اور وصولی چندہ وقف جدید کی فہرستیں بھی فوری طور پر تیار کر کے دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں۔ اس بارہ میں جملہ مجالس کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا چکی ہے امید ہے کہ جملہ قائدین اپنی پہلی فرصت میں اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

مہتمم وقف جدید مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۱۳۶۳ ہش کے امتحان دینی نصاب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے یہ امتحان ۲۳ ستمبر ۱۹۸۴ء بروز اتوار ہوگا۔

احباب جماعت اس امتحان میں کثرت سے شمولیت اختیار کر کے علمی و روحانی فائدہ حاصل کریں۔ تمام عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین۔ احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و برکات سے روشناس کرائیں اور امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

لنڈن مشن کا پتہ ◄ 16, GRESSEN HALL ROAD
LONDON SW-18 SQL
TEL 01-874 6298.

دینی فرائض کی بجا آوری پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے

(ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۳۹۲:۔ میں شمیم بیگم ... زوجہ مکرم منظور احمد صاحب سنوز قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۴ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔

نیکلس ۲ عدد۔ طلائی ۱/۴ ۶ تولہ۔ لاکٹ طلائی ایک تولہ۔ چوڑیاں طلائی ۵ تولہ جھومر طلائی ۱/۲ ۲ تولہ۔ نتھ طلائی ۳/۴ تولہ۔ انگوٹھیاں ۵ عدد طلائی ۱/۴ ۱ تولہ۔ بالیں طلائی ۳ عدد ایک تولہ۔ رنگ طلائی ۱/۴ تولہ۔

کل وزن ۱۸ تولہ ہے مگر زیور بناتے وقت اس میں کھوٹ بھی شامل کرتے ہیں اس لئے سونے کا اصل وزن ۱۶ تولہ اور اس کی بازاری قیمت -/۲۵۶۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ مبلغ چار ہزار ایک سو روپے (-/۴۱۰۰) میرا مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازم ہوں اور میری اس وقت ماہوار آمد چار سو دس روپے ہے (-/۴۱۰ روپے) ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکی بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
(۱) منظور احمد سنوز (۲) قریشی محمد شفیع عابد	شمیم بیگم	(۱) سہیلہ محبوب نگران ناصرات (۲) قریشی محمد شفیع عابد

وصیت نمبر ۱۵۱۴۴:۔ میں امۃ العزیز بنت فتح محمد صاحب گجراتی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۸۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں اس وقت نصرت گرلز ہائی سکول میں بطور ٹیچرس ملازم ہوں اور اس وقت مجھے -/۲۵۵ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے اور ایک گھڑی میرے پاس جس کی قیمت -/۲۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میری جائیداد میں کوئی اضافہ ہوا تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میری منقولہ و غیر منقولہ جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
فتح محمد والد موصیہ	امۃ العزیز	شکیل احمد طاہر

وصیت نمبر ۱۵۵۱۸:۔ میں منور احمد خان ولد جان خان صاحب مرحوم قوم ملکانہ راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۔ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن صالح نگر ڈاکخانہ بررو ضلع آگرہ صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ جائیداد نہیں البتہ غیر منقولہ جائیداد درج ذیل ہے زمین ۳ ایکڑ جس کی قیمت موجودہ قیمت کے پیش نظر -/۲۰۰۰۰ روپے ہے۔ اور ایک مکان جس میں میرا تیسرا حصہ ہے اس کی مالیت اندازاً -/۲۰۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ یہ زمین چونکہ زیر کاشت رہتی ہے۔ اسلئے اس سے مجھے سالانہ -/۲۰۰۰ روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔ میں اپنی جائیداد اور آمد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دونگا اور اس کے ۱/۳ حصہ پر بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے ہی حاوی کی جائے نیز بوقت وفات میری جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
رشید احمد ملکانہ	منور احمد خان	ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر ۱۵۵۹۷:۔ میں ڈاکٹر فاروق احمد ولد مرحوم غلام محمد صاحب قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنی پورہ ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۶/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیرہ منقولہ جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔

اس وقت سرینگر کے صدر ہسپتال میں بطور HOUSE OFFICER کام کرتا ہوں اور بعد -/۶۰۰ روپے ماہانہ مشاہرہ پاتا ہوں میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

۲۔ پبلک سروس کمیشن جموں و کشمیر کی CONFIRMATION کے بعد میری تنخواہ میں جس قدر بھی اضافہ ہوگا اس لحاظ سے میں حصہ آمد ادا کرتا رہونگا۔ آئندہ اگر میں کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۳۔ میری وفات پر میرے ترکہ کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ بشرطیکہ اس کا حصہ جائیداد اس سے پہلے اپنی زندگی میں ادا نہ کر دوں۔ میں مزید تحریر کرتا ہوں کہ میری وصیت آج یعنی ۱۸ جون ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
غلام نبی نیاز خادم سلسلہ	(ڈاکٹر) فاروق احمد	تاج الدین

وصیت نمبر ۱۵۶۰۰:۔ میں عبدالحمید ظفر ولد مکرم حافظ سخاوت علی صاحب قوم شیخ صدیقی۔ پیشہ گھڑی ساز عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے میری ایک چھوٹی سی گھڑی کی دوکان ہے جس میں اندازاً -/۲۰۰ روپے ماہوار کی آمد ہے اس کی علاوہ میرا اور کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ زندگی میں جو بھی جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبداللطیف ملکانہ	عبدالحمید ظفر	مظفر احمد اقبال

وصیت نمبر ۱۴۶۱۹:۔ میں ذوالفقار احمد ولد مکرم محمود احمد صاحب ... پیشہ دوکانداری۔ عمر ۔ سال تاریخ بیعت ... ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد فی الحال کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
ایک عدد سائیکل اندازاً قیمت مبلغ پانچصد روپیہ۔ ایک عدد ریڈیو اندازاً قیمت ایک صد پچاس روپے صرف۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائیداد پیدا کرونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے میں اس وقت پرچون کی دوکان کرتا ہوں جس سے ماہوار کم وبیش چار صد روپیہ ۴۰۰/- کی آمد ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کرونگا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال آمد	ذوالفقار احمد	سید نصیر الدین انسپکٹر بیت المال آمد

وصیت نمبر ۱۴۶۲۱:- میں امۃ الہادی زوجہ مولوی برہان احمد صاحب ظفر قوم درزی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ فی الحال غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی موجودہ قیمت درج ذیل ہے۔

کانٹے وزن سات گرام ..	۱۱۰۰
چاندی کے دو سیٹ وزن ۶ تولہ ..	۲۰۰
گھڑی ..	۲۲۵
حق مہر ..	۲۰۰۰
میزان ..	۳۵۲۵

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ۱۰/- روپے صرف بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگا) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہونگی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں گی تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
برہان احمد ظفر	امۃ الہادی	نذیر احمد ٹیلر درویش

وصیت نمبر ۱۴۶۳۱:- میں مبارکہ طیبہ بنت مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم قوم ارائیں۔ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ موجودہ جائیداد کی تفصیل مع وزن اور قیمت درج کر دی گئی ہے۔

میرے پاس اس وقت ایک جوڑ کانٹے طلائی وزن نصف تولہ قیمت سات صد پچاس روپے ہے اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہونگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہی ہوگی۔ میری وصیت تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد انعام غوری	مبارکہ طیبہ	بدر الدین عامل بھٹہ

وصیت نمبر ۱۴۶۳۰:- میں امۃ القدوس بنت مکرم محمد صادق صاحب ننگلی قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیرہ منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔

خاکسار اس وقت نصرت گرلز کالج قادیان میں پڑھاتی ہے جس سے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو تازندگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد صادق والد موصیہ	امۃ القدوس	محمد اکبر

وصیت نمبر ۱۴۶۳۳:- میں امۃ الشکور بنت مکرم محمد صادق صاحب ننگلی قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں خاکسار اس وقت طالب علم ہے مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کو تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہونگی۔ اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کرتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد صادق	امۃ الشکور	محمد اکبر

وصیت نمبر ۱۴۶۳۷:- میں محمد مظفر الدین احمد ولد مکرم محمد صادق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چرچرلہ ڈاکخانہ چرچرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔

میری اس وقت ماہانہ آمدنی بصورت تجارت ۱۵۰/- روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور آئندہ جو بھی آمدنی ہوگی تازیست اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مظفر احمد فضل	محمد مظفر الدین احمد	محمد صادق صدر جماعت چرچرلہ

دعائے مغفرت

افسوس خاکسار کے والد محترم حسن صاحب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث مورخہ ۸/۸/۸۴ کو بوقت چار بجے شام اس جہاں فانی سے رحلت فرما کر عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم والد صاحب مرحوم ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ سری لنکا کے صدر رہے اور تادم واپسیں سلسلہ کی نمایاں خدمات بجا لاتے رہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے بلندیٔ درجات سے نوازے اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے ہمارا کفیل اور کارساز ہو۔ آمین۔ (خاکسار۔ ایم۔ ایچ محمد ظفر اللہ معلم وقف جدید)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH:- 275475
RESI:- 273903

CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا؟"

(فتح اسلام صفحہ ۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی پوآن مل

نمبر ۵۔۲۔۱۸
فنکشن
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF:-

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER — AND — ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES.

PLEASE CONTACT:-

KASHMIR JEWELLERS.

OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN - 143516.

"AUTOCENTRE" :- تارکا پتہ
23-5222
23-1653 :- ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ ۔ مینگولین۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

محبّت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲۔ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTT - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS.

D/2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 571201.
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین۔ نرم جنس چمڑے اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایربیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ---!!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۴۷۱۷

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558.
BANGALORE -2.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

الیکٹرانکس ریڈیو، ٹی وی، اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

حیدرآباد (دکن) فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)
۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد۔ حیدرآباد۔ (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)
ٹیلیگرام "ALLIED" فون نمبر 42916

الائیڈ پروڈکٹس
سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ!
(پتہ)
نمبر 2/4 عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۳ر ستمبر ۱۹۸۴ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی-۳